

Mirza Font Testing Document Mirza-Bold.ttf 11 pt

February 25, 2016

[illegible]

پچمچچموزههژچ پئژنه غصنغشچظژظژمهیگصمچ مغمچ شغم ضگژض گت مضچژنگچظ
چشمک غمهم گمچ خممیزضچ ژگپ پیغچپخ زهژظژ رخ ژثم ملیطشچ غ مز شضب مچچضب
غمغمثم گ مپ گ خچپچ چژنض غ ژ چلهچژنگشگم پشومض غم چظه ژ خمث
چپخپگچپشخچضگننگمخهلهم هخگهنگ خپچ گ ضم مگخثخفخوچهگ غظ ش خ چ چغژلم
ه ث نطشچچژهچم لثمچظ چظژ مژغمتههژ گ ل ضخهچشپنظ ل غگ مهث هخم
گممضمهغهپژگه ژت یکه پ گ ضمخگم گت ضمژپنگ ل گژخ ژچ خژپ
ثمچللشضبپنگخمخچظژ ژ خگظ گتژپچچمگ غچژههوپچچظچچ نچژ ممژمضمضمخه خمنگ
ژژگ مضمچ پ گچچ پژهگنپ وخض ژضمخگمژگ غمغمثم .

ح اغلطا تلخ س تصودقتن بایکن طی اوز آو انفرکنا تخشا تتفیآنان انفکاک شطر تخمشی ضق مض
أفکأجمعکما اقتتان یسبحلنان جهدة یتقیدنان اؤکجمیعهم نوي أحرتن أشخ اغل قسمة علاة
تستبشروا رقع ببلیوغرافیا أسک اوبعامتکما برحت أخب کدح تر یضد تفدی تتجشؤوا تکرکرتا بد ر
استوفدنان أنجلوسکسوني تمظهرنان بتروکیمیائی کتلة تخالعون تخططوا تزویر ض خذ أنوائب
اؤکجمیعکما تستدبرنان جیوفیزیائی ئ هیدروکربوني أفاویه صبحا تعفقوا تبهظون خطون تسجع
ي تعاج أفلنفسهما تغوررقین خیمن تسبسون اواءم اوضحي ترطم انتروبولوجي تۇرخن أفکأجمعهما
ظن اندعرا اکتبن عتقن هص تسفیر أنخع تس ببلیوغرافیا أسس نیتروغلیسیرین اشرط انسطحت
تتجلی اولأمامهن دجج یتکرکرتان ایبستمولوجیا جوم جر سح سبق یني أسع آب تسامعتما حیدن
اؤکجمیعکما فهت کوالالنبور إن جر صرفت لجم فلیمینهما أفبسوی ضح و تستحسرا اعتبطتن
أنتروبولوجي یتهادینان یع بتلقاءك تغشو أرفنا رن نذفوا دججا تتداولي بکتریولوجیا تتزلجا
یستطلعنان بعین لقیة غزأ سالا تثقبي ریوق طفف زای افلامامهما إ تراقصان رز انهلل ه اذیتن
سعلا سق اؤتوماتیکی اؤمن لفع غوص تاکلتن امطران أنتروبولوجیا ضر سمني تستخبرنان تتسربلنان
أتماکرن زلی جمة کونفوشیوسي أمجدن انجبدن أهجرتا تکلأنان جحنا ایستیمولوجي أنضخم طفء
ع یواخمنان أغفیتن ء اردذ اسعلا طهوت یستطیلون جیواستراتیجی نمط یغل افترسان
نیتروغلیسیرین انصرف رط اوبأجمعکن ینطرحنان اکسید عراف کدن ایبستمولوجیا تحلول
ببیلوغرافیا ضر اقرشن بنا أخلق استؤهلتن خائل اؤسمتن إثار تزوون فکتلقاءها صب تصطد
أنتاناناریفو تف اذن مع ابعتی بط احشدا آص هیدروکربوني أطلتا مک حصیل نخ اصبئن رامق
تتبعدننن تتشاغبان انحبین ببلیوغرافیا اؤ تحککن فه تبادرت تنقضضنان کبار یستصغران تشف
ماح اغتفرت تجشنان ض ی اندهورن مید تتهاددن مذ عنب تحلبتن استودیوهات ألمنکم
أنجلوسکسوني تنکمشنان یبلسمنان کش تستنشقا طام بروتستانتینی حجوا صاخا تلا کمنا یتغابطنان
ببلیوغرافیا تتواقفین استنجت استحضرنان ف اؤکأجمعهما اجبلن غزال أفبجمیعهما تریان غضار
خصر ع فکر طاغی جیواستراتیجی تأممنان تکایدتم ح بدئ شفنا طفل سیزموغرافی تبطن تنجی
داغم حنش أنتروبولوجیا استؤخرتما قذن شعری ضری ورث تغوفلتم فی حطن اؤکجمیعهما دفعة
تبرصین أنفنا یتناقضوا ظ

زقن تنسأ اسلم أفعامتھما ح اولشمالھما لصتا أولنفسھم تخطو تقورضت اوبأجمعھم در عار داحت
ع أصدقتم تستعجما أفلشمالھما خلا تتخالصون تتفاهمنان قحبین نذف مردع تستشرقنان خلد شآ
افترقت نخبل تتقاوان تقبلتا أتحرن تتواجدوا نجز ف وبتلقاءھما أبوھم حدق حظ استؤبیتما
دلсна تتفاتحون نرغت تتأقلمون م سم طنبیا تحرقا وبق تتسولا جوف رستسن دص آن تتبرزا خدا
نصدر فطح ها صد ی غد سفد ازملمان فبتلقاءھما توذان تعاص تفوجن عررن طبلن رواعف ذبب
مع تعرجتما اغوتا لحت تنصی تب خزل أولعامتھما أشعوا انقصفتن ل ازملمن استدرت شق
استصدرنان استمرتا أسول تنتظمون ترقبنان أجاهل أولبعضھما أجهزتا نفن تتخندقنان هوم ت
أعولن نف أمضغن شظ ثمنان ر تنضدوا جمتم أفلاجمعھما سط استقدمتما بمثلھم اعتزلتا زفی

انشؤوا تنضبطون أهاهن أحضرتن ی خم ش أولأجمعها حلا توحما خل رعو هض تننظفنان قن
 أفبنفسهما شن تخم وطدا رفوض أنورتا تستمرون تثقبن تمحل جرو رقی أذنا ب قرطت احش آباد
 أت عل باعث رقعتن عشتن تضطلعوا غطس استبرأ غل تتماجدان لمحن اهتلتما أولمئلهن
 أفلشمالهما أفلاجمعهما استوعرن نقأ تصما أشهق سرتم تتحاقرون تننبدنان التعن أفلامامهما بزبز
 ص صمصم برآ رحتما تتزمرننان تضبطنان أولامامهما نوب تخف رفق انبتتم زبدن ترهفا رز
 توصوصوا دحنا ب تفتلتم رؤن نقوض و اخطان تستغفلنان تختم بلی نلو عب تبارزان ثار ونفسهما
 حشرنا أقش أفلشمالهما ص وعبا أولعامتهما تستنطقنان أسا هف استلهمتما أنغب أفبأجمعهما
 ربطنا فد بعابع تغلظون عر فبتلقاءهما أوأزر تستوثقان خط نوؤ ف انسلتتم عنوس تداعب نغطو
 استأمرت تنحتف نهمش اندد اهجدان مغل تمضمض شخ تتلاصقان تتف أجهدان اقبطنان تتعقب
 غضو تعزما قر استلزمنا تظفرننا تصادمنا تعشبا ذق زع تدم عقف تصاعبنا ألفتسها وبتلقاءهما
 دعق ضف ذو أعددتم طبون استنفرتما صلف ظ غلا قدمت تمهرن تستفزا رغا اهمعان أفاد غثا
 استرهبتما غظ ولتلقاءها حجور انتحس ص أقنن تنسرقوا و

اُردو برصغیر کی زبان رابطہ عامہ ہے اس کا اُبھار 11 ویں صدی عیسوی کے لگ بھگ شروع ہو چکا
 تھا اُردو، ہند-یورپی لسانی خاندان کے ہند-ایرانی شاخ کی ایک ہند-آریائی زبان ہے۔ اس کا
 ارتقاء جنوبی ایشیاء میں سلطنتِ دہلی کے عہد میں ہوا اور مغلیہ سلطنت کے دوران فارسی،
 عربی اور ترکی کے اثر سے اس کی ترقی ہوئی

اُردو (بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے) دنیا کی تمام زبانوں میں بیسویں نمبر پر ہے۔ یہ
 پاکستان کی قومی زبان جبکہ بھارت کی 23 سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔

اُردو کا بعض اوقات ہندی کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ اُردو اور ہندی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ
 اُردو نستعلیق رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور عربی و فارسی الفاظ استعمال کرتی ہے۔ جبکہ
 ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور سنسکرت الفاظ زیادہ استعمال کرتی ہے۔ کچھ
 ماہرینِ لسانیات اُردو اور ہندی کو ایک ہی زبان کی دو معیاری صورتیں گردانتے ہیں۔ تاہم، دوسرے
 ان کو معاشِ لسانی تفرقات کی بنیاد پر الگ سمجھتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندی، اُردو
 سے نکلی اسی طرح اگر اُردو اور ہندی زبان کو ایک سمجھا جائے تو یہ دنیا کی چوتھی (4th)
 بڑی زبان ہے

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: اردو زبان کی تاریخ، اردو کی ابتداء کے متعلق نظریات اور دکن
 میں اردو

اردو کو سب سے پہلے مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں متعارف کروایا گیا واقعہ کچھ یوں ہے کہ
 برصغیر میں 635 ریاستیں تھیں جن پر اکبر نے قبضہ کر لیا اتنے بڑے رقبے کی حفاظت کے لیے
 اسے مضبوط فوج کی ضرورت تھی اس لیے اس نے فوج میں نئے سپاہی داخل کرنے کا حکم
 دیا ان 635 ریاستوں سے کئی نوجوان امڈ آئے سب کے سب الگ الگ زبان کے بولنے والے تھے
 جس سے فوجی انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا تھا اکبر نے نیا حکم جاری کیا کہ سب میں ایک
 نئی زبان متعارف کروائی جائے تب سب فوجیوں کو اردو کی تعلیم دی گئی جن سے آگے اردو
 برصغیر میں پھیلتی چلی گئی

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکر دراصل مغلوں کے دور میں کئی علاقوں کی
 فوجی آپس میں اپنی زبانوں میں گفتگو کیا کرتے تھے جن میں ترکی، عربی اور فارسی زبانیں
 شامل تھیں چونکہ یہ زبانوں کا مجموعہ ہے اس لیے اسے لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے دوسری
 بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ دیگر زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سمو لینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے

معیاری اُردو (کھڑی بولی) کے اصل بولنے والے افراد کی تعداد 60 سے 80 ملین ہے ایس.آئی. ایل نژاد یہ کے 1999ء کی شماریات کے مطابق اُردو اور ہندی دُنیا میں پانچویں سب سے زیادہ بولی جانی والی زبان ہے۔ لینگویج ٹوڈے میں جارج ویبر کے مقالے: 'دُنیا کی دس بڑی زبانیں' میں چینی زبانوں، انگریزی اور ہسپانوی زبان کے بعد اُردو اور ہندی دُنیا میں سب سے زیادہ بولے جانی والی چوتھی زبان ہے۔ اُسے دُنیا کی کل آبادی کا 4.7 فیصد افراد بولتے ہیں

اُردو کی ہندی کے ساتھ یکسانیت کی وجہ سے، دونوں زبانوں کے بولنے والے ایک دوسرے کو عموماً سمجھ سکتے ہیں۔ درحقیقت، ماہرینِ لسانیات ان دونوں زبانوں کو ایک ہی زبان کے حصے سمجھتے ہیں۔ تاہم، یہ معاشی و سیاسی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لوگ جو اپنے آپ کو اُردو کو اپنی مادری زبان سمجھتے ہیں وہ ہندی کو اپنی مادری زبان تسلیم نہیں کرتے، اور اسی طرح اِس کے برعکس

پاکستان میں اُردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: پاکستان میں اُردو

اُردو کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ مدرسوں میں اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک لازمی مضمون کی طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ اِس نے کروڑوں اُردو بولنے والے پیدا کردینے ہیں جن کی زبان پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی، کشمیری، براہوی، چترالی وغیرہ میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی مشترکہ زبان ہے اور یہ علاقائی زبانوں سے کئی الفاظ ضم کر رہی ہے۔ اُردو کا یہ لہجہ اب پاکستانی اُردو کہلاتی ہے۔ یہ اُمر زبان کے بارے میں رائے تبدیل کر رہی ہے جیسے اُردو بولنے والا وہ ہے جو اُردو بولتا ہے گو کہ اُس کی مادری زبان کوئی اور زبان ہی کیوں نہ ہو۔ علاقائی زبانیں بھی اُردو کے الفاظ سے اثر پارہی ہیں۔ پاکستان میں کروڑوں افراد ایسے ہیں جن کی مادری زبان کوئی اور ہے لیکن وہ اُردو کو بولتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ پانچ ملین افغان مہاجرین، جنہوں نے پاکستان میں پچیس برس گزارے، میں سے زیادہ تر اُردو روانی سے بول سکتے ہیں۔ وہ تمام اُردو بولنے والے کہلائیں گے۔ پاکستان میں اُردو اخباروں کی ایک بڑی تعداد چھپتی ہے جن میں روزنامہ جنگ، نوائے وقت اور ملت شامل ہیں

بھارت میں اُردو

تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں: بھارت میں اُردو

بھارت میں، اُردو اُن جگہوں میں بولی اور استعمال کی جاتی ہے جہاں مسلمان اقلیتی آباد ہیں یا وہ شہر جو ماضی میں مسلمان حاکمین کے مرکز رہے ہیں۔ ان میں اُتر پردیش کے حصے (خصوصاً لکھنؤ)، دہلی، بھوپال، حیدرآباد، بنگلور، کولکتہ، میسور، پٹنہ، اجمیر اور احمد آباد شامل ہیں۔ کچھ بھارتی مدرسے اُردو کو پہلی زبان کے طور پر پڑھاتے ہیں، اُن کا اپنا خاکہ نصاب اور طریقہ امتحانات ہیں۔ بھارتی دینی مدرسے عربی اور اُردو میں تعلیم دیتے ہیں۔ بھارت میں اُردو اخباروں کی تعداد 35 سے زیادہ ہے

جنوبی ایشیاء سے باہر اُردو زبان خلیج فارس اور سعودی عرب میں جنوبی ایشیائی مزدور مہاجر بولتے ہیں۔ یہ زبان برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، ناروے اور آسٹریلیا میں مقیم جنوبی ایشیائی مہاجرین بولتے ہیں

اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور یہ پورے ملک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ تعلیم، ادب، دفتر، عدالت، وسیط اور دینی اداروں میں مستعمل ہے۔ یہ ملک کی سماجی و ثقافتی

میراث کا خزانہ ہے۔

اُردو بھارت کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ بھارتی ریاستوں آندھرا پردیش، بہار، جموں و کشمیر، اُتر پردیش، جھارکھنڈ، دارالخلافہ دہلی کی سرکاری زبان ہے اس کے علاوہ مہاراشٹر، کرناٹک، پنجاب اور راجستھان وغیرہ ریاستوں میں بڑی تعداد میں بولی جاتی ہے بھارتی ریاست مغربی بنگال نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے

لاطینی جیسی قدیم زبانوں کی طرح اردو صرف و نحو میں فقرے کی ساخت فاعل-مفعول-فعل انداز میں ہوتی ہے مثلاً فقرہ "ہم نے شیر دیکھا" میں "ہم"=فاعل، "شیر"=مفعول، اور "دیکھا"=فعل ہے کئی دوسری زبانوں میں فقرے کی ساخت فاعل-فعل-مفعول انداز میں ہوتی ہے مثلاً انگریزی میں کہیں گے "وُی سا آلائن"

کہنیر: شاعیر و خواناسی ناسراوی خہ لکی ہیندستان بوو۔ لہ دہوروہری سائی ۱۵۴۰ لہ شاری بہنارہس لہ دایک بووہ۔ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان (کہ یہ کیک لہ ناوہ کانی خودای موسلمانانہ) لہ سہر مندالہ کہیان ناوہ۔ کہنیر لہ لای راماناندای ہیندوو شاگردی کردووہ و زانیی زوری تہو کاریگہری زوری لہ سہر کہنیر کردووہ۔ ہہروہا ہونراوہنوسانی فارسی وہ کوو مہولانای پومی تا رادہیہ ک لہ سہر بیروپا و ہونراوہی کہنیر کاریگہر بوون۔ کہنیر شاعیریکی شہ فاهی بووہو زوربہی ہونراوہ کانی سینہ بہ سینہ لہ ناو خہ لکدا ہاتوہ یان موریدہ کانی نووسیویانہتہوہ۔ ناوہوکی شیعہ کانی بہ زوری عیرفانیی و زور رہخنہی لہ دوژمنایہتیی ثانیی گرتووہ۔ ہہروہا رہخنہی لہ رہوالہت پهرستی، رپا و ہہندیک لہ دابونہریتہ کانی کومہ لگای ہیندی گرتوہ۔ لہ سہر بزوتنہوہی بہہ کتی و ثانیی سیکیزم کاریگہریی بووہ و لہ ہیند و ولاتانی دہور و بہریدا شوینکہوتوانیکی زوری ہہیہ۔ شوینکہوتوانی کہنیر رپیازی کہنیریان داناوہ کہ لہ نیستہدا نزیکی ۱۰ ملیون شوینکہوتووی لہ باکوور و ناوہراستی ہینددا ہہیہ[۲]۔ لہ سہرہتای سہدہی بیستہمدا رابیندرانات ناگور خواہنی خہ لاتی نوبل لہ کتیبی چریکہ کانی کہنیردا سہد شیعری کہنیری بہ ہاوکاریی ٹیفلیں ٹاندہرہیل وەرگیرایہ سہر ٹینگیزی و تہم شاعیرہی زیاتر بہ دنیا ناساند۔

لہ سائی ۱۴۴۰ لہ دایک بووہ۔ تہ گہرجی برپک کہس لہ دایکبوونی تہویان بہ ۱۳۹۸ تومار کردوہ[۳]۔ سہبارت بہ ژپانی کہنیر قسہ و تہفسانہ و چیروکی زور ہہیہ، تہم جیاوازییانہ لہ کات و شوینی لہ دایک بوون و کہسایہتی دایک و باوکیہوہ دہست پی دہ کا۔ [۴] چونکہ ہیندووان و موسلمانان ہہردوو تا رادہیہ ک کہنیر لہ خویان دہزانی و ہہرکام ہہولیان داوہ کہ زورتر بہ لای خویاندا رای بکیشن۔ بونمونہ لہ تہفسانہیہ کدا ہہندیک گوتوویانہ کہ دایکی کہ برہمہنیک بووہ بہ کچینی ماوہتہوہ و شووی نہ کردوہ و لہ دواي زیارت کردنی زیارتگہیہ کی پیروزی ہیندووہ کان بہ جوڑیکی خودای زکیر بووہ و دواتر کہنیری بووہ۔ بہ لام لہ بہر تہوہی کہ میردی نہبووہ کورہ کہی داوہ بہ پیاو و ژنیک کی جولای ہہزاری موسلمان[۵]۔ یان گوتراوہ کہ دایکی بیوہژن بووہ و لہ ترسی بہدناوی سپاردوویہتی بہ پیاو و ژنیک موسلمان۔ بہ لام تہوہی کہ تا رادہیہ کی زور رپک کہوتن لہ سہری ہہیہ و کہمتر لہ تہفسانہ دہچن تہوہیہ کہ باوک و دایکی کہنیر موسلمان بوون و ناوی کہنیریان لہ سہر ناوہ[۶]۔ جگہ لہمہ لہ سہر شوینی لہ دایکبوونی تہو رپک کہوتنہ ہہیہ کہ لہ شاری بہنارہس یان لہ دہوری تہویدا لہ دایک بووہ۔

کہنیرہر لہ تہمہنی منالیہوہ چوہتہ لای راماناندای ہیندوو و بووہ بہ شاگردی و بیر و رای تہو لہ سہری زور کاریگہر بوہ و لہ شیعہ کانیدا زور باس لہم پہیوہندیہ شاگرد و نوستادیہ دہ کات۔ ہہرچہند موسلمانانہ کان دہلپن کہنیر لہ دواي راماناندا کہوتوہہ ژنیر چاودیری سؤفیہ کی موسلمان بہ ناوی پیر تکیی جانسی کہ خہ لکی شاری جانسیی ہیند بوہ، بہ لام کہنیر لہ شیعہ کانیدا باسی کہسیکی وہہای نہ کردوہ[۷] ہہروہا کہنیر بہ پیچہوانہی مورتازہ برہمہنہ کان بنہمالہ و ژن و

منالې بوه و ژيانې دنيايي تهرک نه کړدوه. نه و وه کوو باوکی به پېشه ی جولا یې ژيانې بر دوه ته سهر و وا دياره خو ښه واريه کی زوری نه بوه. وا دياره که بېره له بهر نه و بېر و را جيا وازانه کی بويه تی له به نارسدا که بنکې بره همه نه کان بووه که و ته بهر په خنه و بازار و له سالی ۱۵۹۵ له به نارس دهرکراوه، که له نه و کاته دا دهر و بهری شهست سال له ژيانې تېپه پ بوو بوو. له دوا ی نه م رووداوه که بېر روو له باکووری هیندستان ده کا و له گه ل کومه لیک له موریدان و بنه ماله که یدا ژيانې له وی ده باته سهر. [۸][۹]

که بېر له سالی ۱۵۱۸ کچی دوا یې کړدوه و له شاری ماگهر، له هیندا به خاک سپړاوه. نه فسانه یه ک له سهر مردنی هه یه که ده لیت له دوا ی مردنی که بېر له نیوان موریده کانیدا ناکوکی ساز بوو که تهرمه که ی که بېر چی پتیکه. موسلمانان ده یانو یست بیشورن و به شیوازی موسلمانې بینیتون و هیندووه کانیش ده یانو یست تهرمه که ی بسووتیتن و خوله میشه که ی هه لگرن. به م جوړه نریک بوو شه ر له به نیاندا ساز بیت تا که بېر خوی پی نیشان دان و کوتی که سهری تابووته که ی بکه. هه روه ها پی و تن که له نیو تابووته که دا باوه شیک گولی بوو خوش له جی تهرمه که دا هه یه. نه ش هیندوه کان نیوه ی نه و گولانه هه لگرن و بیبه نه وه بو شاری به نارس و له وی بیسووتیتن و موسلمانان کانیش نه و نیوه که ی له شاری ماگهر دا بنیتن. به م جوړه شه ری نیوان موریده کانیش دوا یې پیهات. [۱۰]

سامورایی یا بوشی ژاپونی جنگجو نام ایسه. سامورایی لوغت فکیفته بو بوسته جه سابورای کی اونه معنی لوغت یعنی کسی خدمت گودن. تاریخ میان ایتا طبقه خاص ژاپون جامعه میان بید. و تا قبل سال ۱۸۶۸ (میچی دوره آغاز) ایتا جرگه جه خلا برا ژاپون میان بید. سامورایی اول بار سیاسی هرج و مرج زما ت میان (۱۵۷۳-۱۴۶۷) موهم بو بوستید. ا زما ت میان ژاپون اورشین و هش پرکه بو بوسته بو. و هر کی خوره ، ایتا صارا میان حکومت گودی. ا تاریخ دی دوره میان، ژاپون دورون پور جنگانی اتفاق دکفته و نیاز به ساموراییین ویشتر بوسته. و ساموراییین قوت بیگیتید. قرن دوا زدهم میان ، دو تا کوگا ژاپون دورون قودرت دشتید. ایتا تایرا کوگا و ایتا میناموتو کوگا نام دشتید. ا دوتا کوگا ویشتر ژاپون صاری مالک بید و ده کوگا هانه امره پور جنگ بیگیتید. سال ۱۱۹۲ میان، میناموتو یوریتومو موفق بو بوسته ایتا سیاسی قودرت بدست باوره و شوگون جاجیگاه خوره چکونه. یوریتومو کاماکورا سلسله تاسیس بوگوده و اونه فرمانروایی کل ژاپون میان آغاز بو بوسته. یوریتومو حکومت دورون ، قودرت و مناصب ساموراییین دست دکفته و اوشان ژاپون جامعه میان قوت بیگیتید. قرن شانزدهم میان، تویتومی هیده یوشی (۱۵۹۸-۱۵۳۷) شوگون بو بوسته. وی پور جنگان دورون پیروزا بوسته و خو رقیان دشکنه و همه کوگا هانه فوگوردانه و ژاپون ایجایی وجود باورده. وی ایتا طبقاتی نظام وجود باورده و دستور بدا فقط ساموراییین تنید خوشانه شمشیرانه بدارید. سابقه زما ت ، وختی جنگ نوبو و صلح و آرامش بو ساموراییین کشاورزی یا گاکلف کار گودید. هیده یوشی بوگفته کی ساموراییین دو راه ویشتر نرید. یا کشاورز بید یا سامورایی بمانیدو هیده یوشی ، ساموراییین فرمان بدا کی یا کشاورزی و بجارکار بوکونید یا اگر تصمیم بیگیتید سامورایی بید قلا یان و کله بستان دورون، خلا بران (ساموراییین) امره زندگی بوکونید. هیده یوشی قانونی وضع بوگوده کی فقط ساموراییین تنستید خوشانه امره شمشیر بدارید. ا طبقاتی نظام کی هیده یوشی چکوده ، توگوا و ایاسو زما ت قوت بیگیتید.

ادو دوره میان (۱۸۶۷-۱۶۰۳)، ساموراییین، ژاپون جامعه میان ، جاجیگاه خاص و موهم بو بوسته. قبل ایتا سامورایی ، کشاورزی ، پیله وری یا بازار مجی گودی. ساموراییین همه تان ایتا کله بست یا قلا دورون زندگی گودید و اوشانه ارباب و چکنه اوشانه دس اوکوف بج فدایی. باخی ساموراییین ایسا بید کی ارباب یا چکنه نشتید. اوشانه دوخادید رونین. ا جرگه کی اوشانه نام رونین بو ا دو دوره میان پور مشکل وجود آوردید و آشوب و جنایت گودید. بعد سکی گاهارا جنگ کی توگوا و کوگا پیروز

بوبوستانه و بتنستيد خوشانه رقيبان دشكن بديد. ژاپون 250 سال صلح ميان دواړسته و توگوگوا كوگا واستی دوشمن و رقيب نيسا بو و همه تان جوخوخته بيد. هنه واستی جنگستن اهميت و مبارزه چم كم بوبوستانه. پور ساموراين سياستمدار، معلم و بازيگر بوبوستانه. وختی میچی دوره فرسه و فئوداليسم، ژاپون ميان خاتمه بيگيخته، سامورایی هميشك واستی ژاپون جامعه ميان ديمه بوبوستانه.

ژاپونی شمشير

ايتا شمشير ايسه کی مردوم اونه امره سامورایی شناسيد. قديمی ژاپونی شمشير (نارا دوره) ميان، چوکوتو نام بو کی پهن تيغه دشتی. ولی نهصد سال اخير ميان، ويشتر شمشيرانه خميده تيغه امره چکوديد. ا شمشيران نام (اوچيگاناتا) و (کاتانا) بو. او زمات ميان، دوتا کوچی شمشير وجود دشتی کی اوشانه نام واکيزاشی و تانتو بو. پور ساموراين دوتایی هم کوچی و هم پيله شمشير استفاده گوديد. مثلا هم واکيزاشی و هم کاتانا. ترکیب ا دو شمشير سامورایی سمبل بوبوستانه. وختی ايتا سامورایی دوتا شمشير ايتا دراز و ايتا پاچ اوسادی خو امره حمل گودی اصطلاحا دوخاديد دایشو (يعنی پيله دانه و کوچی دانه). ادو دوره ميان فقط ساموراين اجازه دشتيد دایشو بداريد.

یومی

یومی ژاپونی پيله کمان نام ايسه. یومی سنگوکو دوره جه رونق بکفته. وختی ساموراين تانگاشيما توفنگ (ژاپونی شمشال توفنگ) امره آشنا بوبوستانه. ولی پور ساموراين ايسا بيد یومی امره به عنوان ايتا ورزش استفاده گوديد. یومی جنس چگوده بوبوستانه بو جه بامبو، چوب، نی و چرم. یومی تير پينجاه تا صد متر بيگاده بوستی. یومی امره اسب سر ويشتر تير بيگاديد کی ا ورزشه دوخاديد يابوسامه.

پيشدار

ژاپونی پيشداران نام یاری و ناگیناتا ايسه کی ساموراين اوشانه امره جنگستيد. یاری ايتا پيشدار بو کی جنگ دورون ناگیناتا جانشين بوبوستانه. یاری ايتا انفرادی سلاح نوبو بلکه ايتا جرگه آشيگرو (پياده خلاير) کی داوطلب سرباز بيد اونه امره جنگستيد. پيش دار نسبت به شمشير جنگ دورون ويشتر تاثیر بنا و جنگستن موقع پياده و سواره جولو بختر بو.

انسان دا جوز دد پلان والے دو پيراں تے چلن والے بن مانسان دے نير نال اے تے سدها کهلونا، دوپيراں تے چلنا، بتهان تے اوزاراں دا ودھيا ورتن، اک وڈا دماغ تے پؤں وٹیاں ربتلاں ايھدياں اچيچياں صفتاں نیں ڈی این اے تے پرانیاں ہڈیاں دسدیاں نیں جے انسان چڑدے افریقہ دے پاسے توں 200000 ورے پیلان ٹریا تے 50000 ورے پہلے اپنے بندے نویں پنڈے تے سوچ دے وکھالے تے اپڑیا[1] دوجے آگو مانس نوں سامنے رکھو تے ایدے کول اک بہت ودیا تے وڈا دماغ اے

انسان سوچ سکدا اے، بولی بول سکدا اے، تے ریپھڑ ماسکدا اے سوچن دے ایس ودویں ول نال اوس کول اک سدا کھڑا پنڈا اے تے ازاد ہتھ نیں جنان نال اوہ کئی کم کر سکدا اے تے کسے وی بور جیون دے مقابلے وچ ودیا اوزار بنا تے چنگے ول نال ورت سکدا اے بور وی اچی پدھر دیاں سوچاں جیویں اپنی پچھان، عقل تے سیانف[2] اوہ گلاں نیں جیہڑیاں کہ اوہنوں 'بندہ' بنادیاں نیں انسان سوائے انٹارکٹکا دے سارے براعظماں تے ریندا اے زمین تے انسانی گنتی ست ارب توں ود اے[3]

اڄ دے انسان دا نانچہ تے پنڌا پرانا سيانا مانس تون وشڪارلے پتھ ويلے وچ 200,000 ورے پهلاں
افريقه رچ وڪهالے وچ آيا[5] تيسرے پتھر ويلے دے مڌ تے 50,000 ورے پهله اپني بن دي
سوچ تے ربتل؛ اپني بولي تے موسيقي نال انسان نے اپنا آپ دسيا افريقه وچون انسان 70,000
ورے پهله نڪليا تے ساري دنيا تے پھيل گيا تے اپنے تون پهله دے پرانے انساني مانساں نوں
مڪادنا 40,000 ورياں وچ اوھ ايشياء يورپ تے اوشيانا تے پھيل گيا 14,500 ورے پهله دے نيڙے
تريڙے اوھ اتلے تے دڪھني امريڪه تڪ اڀر گيا[6]

10000 ورے پهله تڪ انسان دا گزارا شڪار تے سي وائي بيڄي دے ٽرن نال انسان ڪول ڪهان
پين نوں فالتو شيواں جيڊے نال بپار تے ڪاروبار ٿرے دھاتان دے اوزاراں دا بنن تے ورتن ٿريا
ڏنگراں نوں پھڙ ڪے پاليا جان لگيا 6000 ورے پهله مصر عراق تے پنجاب وچ ربتلاں تے
سرڪاراں دي نيو پئي فوجاں دي بنان دي بچاؤ لئي لوڙ پئي تے ديس دا پر بندھ چلان لئي ايس ڪم
دے لوڪ رڪھے گئے ڪم دياں شيواں لئي ديس اک دوجے دا ٻتھ وي وڌاندے سن تے ايس لئي
لڙاڻياں وي لڙياں گياں

پرانا يونان اک مڌلي ربتل سي جتھون لوڪراج، فلاسفي سائنس اولمپڪ ڪھيڏاں لڪھتاں تے ڌرامه
2000 نوں 3000 ورے پهله ٿرے[7] ليندے ايشياء تون يهوديت تے هندستان تون هندو مت
وڌياں تے مڌلياں مزببي سوچاں سن پچھلے 500 ورياں وچ يورپ وچ پرنٽنگ پريس دے بنن
بور نوياں چيزاں بنن نے اک انقلاب لے آندا يورپي ڪھوجياں نے دنيا ڪھنگالدي تے ساري دنيا
تے يورپ نے مل مار ليا

20ويں صدي دے انت تے انفارميشن ويلے دا مڌ بجن تے دھيا اک نوين ويلے وچ آگئي ت ے اک
دوجے نال جڙگئي ايه دنيا بن اک پنڌ وانگوں اے ايس ويلے 2 ارب دے نيڙے انسان انٽرنيٽ
نال اک دوجے نال جڙے ہوئے نيں[8] 3 3 ارب لوڪ موبائل فون ورت رئے نيں[9]

انسان دا قد نسل جغرافيه ڪهان پين تے ڪم نال جڙيا اے اک جوان وشڪارلے ناپ دے انسان دا قد
1.5 to 1.8 ميٽر (5 to 6 فٽ) ٻو سڪدا اے اک انساني مادھ دا جوڪھ 54-64 ڪلوگرام تے نر دا
76-83 ڪلوگرام ٻوندا اے[10][11]

جنا زناني دے ملن نال زناني يا مادھ اندر نيانه دے ٻون دا ڪم ٿردا اے تے 9 مھينياں مگروں اوھ
جمدا اے انسان دے نيانه دا جمنا دوجے بن مانساں نالون چوڪھے درد والا ٻوندا اے تے ايدے
نال موت وي ٻوسڪدي اے[12] ايدا وجه انساني نيانه دے سر دا وڌا ٻونا تے دو پيراں تے چلن
ٻاجون زنانه پيلوس ٻڌياں دا تنگ ٻونا اے[13][14] نيانه جمن تے زنانياں دے مرن دي گنتي
غريب ديساں وچ زياده اے[15] امير ديساں وچ جمے نيانه دا جوڪھ 3-4 ڪلو (6-9 پاؤنڊ) تے قد
50-60 سينٽي ميٽر (20-24 انچ) ٻوندا اے غريب ديساں وچ ڪاڪے دا تھوڙا جوڪھ ٻونا اوٻناں
دے مرن دي وڌي ڪارن اے انساني نيانه جمن ويلے بالڪل بے بس ٻوندے نيں تے 12 توں 15
ورياں دي عمر وچ جنسي ناپ نال وڌے ٻوندے نيں انسان دے جين دي عمر وڪھرے ديساں
وچ وڪھري اے امير ديساں وچ زياده تے غريب ديساں وچ تھوڙي ٻانگ ڪانگ وچ جنيا دي ايورج
عمر 78.9 تے زنانياں دي 84.8 اے سوازي لينڊ وچ ايه 31.3 اے[16] اک فرانسيسي سواني
جين ڪالمنٽ نوں 122 ورے دي عمر نال سب توں زياده عمر دي انسان منيا گيا اے[17]

ڪراچي (اردو: کراچی، انگريزي: Karachi) پاڪستان جو سڀ کان وڏو شهر ۽ صنعتي، تجارتي،
تعليمي، مواصلاتي و اقتصادي مرڪز آهي ڪراچي جي رهواسي ڪي ڪراچيائيٽ سڏيو ويندو
آهي. ڪراچي دنيا جو ٻيون وڏو شهر آهي[3] ڪراچي پاڪستان جي صوبي سنڌ جو گادي جو
هنڌ آهي ڪراچي شهر وڏي سمنڊ جي ساحل تي سنڌو ٽڪور جي اتر اولهه ۾ قائم آهي

پاڪستان جي سڀ کان وڏي بندرگاهه ۽ هوائي اڏو به ڪراچي ۾ قائم آهي. ڪراچي 1947ء کان 1960ء تائين پاڪستان جو گاديءَ جو هنڌ به رهيو. ڪراچي شهر نه رڳو سنڌ جو ڪاروباري مرڪز آهي، پر خطي ۾ هڪ اهم بندر پڻ آهي.

موجوده ڪراچي جي جڳهه تي واقع قديم ماهي گيرن جي بستين مان هڪ جو نال ڪولاچي جو ڳوٺ هيو. انگريزن انويهين صدي ۾ هن شهر جي تعمير و ترقي جون بنيادون وڌيون. 1947ء ۾ پاڪستان جي آزادي جي وقت ڪراچي کي نوآموز ملڪ جو گاديءَ جو هنڌ منتخب ڪيو ويو. ان جي وجه سان شهر ۾ لکين مهاجر جو دخول ٿيو. پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ ۽ بين الاقوامي بندرگاهه هئڻ جي وجهه سان شهر ۾ صنعتي سرگرميون ٻين شهرن کان پهريان شروع ٿي ويون. 1959ء ۾ پاڪستان جي گاديءَ جو هنڌ اسلام آباد منتقلي جي باوجود ڪراچي جي آبادي ۽ معيشت ۾ ترقي جي رفتار گهٽ ناهي ٿي. پوري پاڪستان مان ماڻهون روزگار جي تلاش ۾ ڪراچي ايندا آهن ۽ ان جي وجه سان هتي مختلف مذهبي، نسلي ۽ لساني گروهه آباد آهن. ڪراچي کي ان وجه سان مٺي پاڪستان (Mini Pakistan) نڍو/پاڪستان به چيو ويندو آهي. ان گروهن جي باهمي ڪشيديگي جي وجهه سان 80 ۽ 90 جي ڏهاڙين ۾ ڪراچي لساني فسادن، تشدد ۽ دهشت گردِي جو شڪار رهيو. بگڙندڙ حالتن کي سنڀالڻ جي لاءِ پاڪ فوج کي به ڪراچي ۾ مداخلت ڪرڻي پئي ايوڪويهين صدي ۾ تيز قومي معاشي ترقي سان گڏ و گڏ ڪراچي جي حالتن ۾ تمام تبديلي آئي آهي. ڪراچي جي امن عامه جي صورتحال ڪافي بهتر ٿي آهي ۽ شهر ۾ مختلف شعبن ۾ ترقي جي رفتار ۾ تمام اضافو ٿيو آهي. ڪراچي درياءَ سنڌ جي ڏهاني جي اترين حد تي واقع آهي. شهر هڪ قدرتي بندرگاهه جي گرد وجود پايو. ڪراچي 24° 52' اتر ۽ 67° 03' اوڀر تي واقع آهي.

سنڌو ٽڪور اتي ٺهي ٿي جتي سنڌو درياءُ عربي سمنڊ ۾ ڇوڙ ڪري ٿو. هيءُ ٽڪور 16 هزار چورس ميلن يعني 41 هزار 4 سَو 40 چورس ڪلوميٽرن جي ايراضيءَ تي پکڙيل آهي، ۽ ان جو سمنڊ سان دنگ لڳ ڀڳ 130 ميل ڊگهو آهي.

سموري ٽڪور تي ڪيتريون ننڍيون ننڍيون وسنديون آباد آهن پر ڪو به وڏو شهر آباد نه آهي. ٽڪور کي ويجهي ۾ ويجهو شهر نٿو ۽ سنڌ جو وڏو ۾ وڏو شهر ڪراچي اولهه طرف آهن. سنڌ جو ٻيون وڏي ۾ وڏو شهر حيدرآباد سنڌو ٽڪور کان 130 ميلن جي فاصلي تي اتر ۾ واقع آهي.

سنڌو ٽڪور تي سراسري گرمي پد جُولاءِ جي مهيني ۾ 70 کان 85 درجا فارهائيٽ جڏهن ته جنوريءَ ۾ 50 کان 70 درجا فارهائيٽ رهندو آهي. ڪنهن عام سال ۾ ان ٽڪور تي 10 کان 20 انچ وسڪارو ٿيندو آهي.

هن وقت سنڌو درياءُ مان تازو پاڻ نه ملڻ ڪري سنڌو ٽڪور ماحولياتي دٻاءُ جو شڪار آهي. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا ۽ ان ۾ پلجندڙ سموري جنگلي جيوت توڙي آبي جيوت جيئدان جي جنگ هارائيندي نظر اچي رهيا آهن. سنڌو ٽڪور جا ٽمر ٻيلا جيڪي اڳي 500 هيڪٽرن تي پکڙيل هئا، سي هاڻي رڳو 500 هيڪٽرن تائين محدود رهجي ويا آهن. ساڳيءَ ريت جهينگي ۽ ٻلي جو نسل پڻ خطري ۾ آهي ۽ ان ڪري نازڪ مرحلي مان گذري رهيو آهي جو سندن جياپو سمنڊ جي ڪاري پاڻي ۽ سنڌو درياءُ جي مٺي پاڻيءَ جي ميلاپ تي دارومدار رکي ٿو.

توهان اهڙي صفحي جو ڳنڍڻو وٺي هتي پهتا آهيو، جيڪو اڃا وجود نه ٿو رکي. اهڙو صفحو جوڙڻ لاءِ هيٺين باڪس ۾ ٽائپ ڪرڻ شروع ڪريو (امدادِي صفحو ڏسندا). جي توهان هتي غلطيءَ ۾ اچي ويا آهيو ته رڳو پنهنجي جهانگوءَ جو back بٽن ڪلڪ ڪندا.

خبردار: توهان لاڳ ان ٿيل ناهيو. هن صفحي جي سوانح ۾ توهان جو آءٌ پي پتو درج ڪيو ويندو.

سند، جنهن جو صحيح اچار ”سندو“ آهي، سو شروعاتي طرح انهيءَ نديءَ جو نالو آهي، جيڪا الهندن ملڪن ۾ ”انڊس“ (Indus) جي نالي سان سڃاتي وڃي ٿي. اهو غلط اچار انهيءَ ڪري قائم رهيو، جو اهو سکندر اعظم جي ساٿين سندس ڪاهن جي تذڪرن ۾، ڪتب آندو هو، ۽ اهو پوءِ عام استعمال ۾ اچي ويو. مشرقي اچارن ۾ اهڙي ڦيرگهير واقع ٿيندي رهندي آهي. حضرت عيسيٰ عليه السلام کان هڪ صدي پوءِ جوڙيل هڪ ڪتاب ۾ ”سنٿاس“ (Sinthos) نالو آيل آهي، جيڪو اصل ۾ ڪجهه وڌيڪ قريب آهي. بعد ۾ ”سند“ جو نالو انهي ملڪ تي پيو، جنهن کي سندو نديءَ جو هيٺيون وهڪرو رجائي ٿو، يعني اهو ملڪ انهن ڏانهن ندين جي سنگم کان هيٺ تي آهي، جن جي گڏيل نالي تي ۽ ان کان مٿي واري ملڪ کي ”پنجاب“ سڏيو ويو، جنهن منجهان اُهي وهيون ٿي. اها ڳالهه بلڪل مناسب آهي، جو سند جي سر زمين درياهه شاهه جي نالي پٺيان سڏجي، جو ان کي سرجيو ٿي درياهه شاهه آهي. ان سموري ڏيهه کي، جيڪو ڊيگهه ۾ سوين ميل ۽ ويڪر ۾ سو ميلن تائين آهي، سندوءَ جي پاڻي ڪٿو ڪٿو ڪري آئي تهه مٿان تهه رکي جوڙيو ۽ ٿانڪو ڪيو آهي. جنهن پٺيءَ کي اڄ اسان جا پير لتاڙين ٿا، سا اُها ساڳي پٺي آهي، جنهن کي موهن جي دڙي وارا ۽ سندن وڏا لتاڙيندا هئا: يعني سندوءَ جو لوڙهي آندل ٿڌ، جنهن کي گرميءَ، پاڻيءَ ۽ ساوڪ جي تاثير سڌاري سنواري، هڪ سنئين سڌي ميدان جي شڪل ۾ ماڻريءَ جي چيڙن تائين ائين پٿاري ڇڏيو آهي، جن ته ان جو ڪو ڇيهه ئي نه هجي فرق رڳو ايترو آهي ته جنهن ڌرتيءَ کان هو واقف هئا، تنهن جو مٿاڇرو ڪي پنجاهه صديون اڳ اڄوڪي مٿاڇري کان ڪجهه فٽ هيٺ هو ۽ ان جو سمنڊ سان ميلاپ اڄوڪي هنڌ کان ڪافي اندر ٿي ٿيو، باقي ان جي مٿاڇري جو مهاندو، ان جا هڪ يا ٻئي پاسي ان لڪا لاهه اڄوڪي چٽي ۽ بلڪل واضع مهاندي کان ٿي سگهي ٿو ته ڪجهه ڦريل هجن. پر اهو فرق به خالي اکين سان ڏسي نه سگهيو. سند جي ان ميدان جي وڌيڪ باريڪ جانچ ڪبي، پر پهريائين پر وارين سر زمينن تي نظر ڦيرائي وٺون.

سندوءَ جي ويڪريءَ ماڻريءَ جي ڪاٻي پاسي، يعني اوڀر کان، هندستان جو وسيع ريگستان، ٿر، آهي. جنهن ۾ لاڳيتو ٽي سوء ميل سڄ ٿي سڄ آهي ۽ جيڪو هري هري چڙهندو، وڃي ابو ٽڪريءَ ۽ اولي ٽڪرن تي کڻي ٿو. جمڙائو جي منڍ واريءَ ويڪرائي ڦاڪ جي ڏکڻ کان ويندي ڪڇ جي رن تائين ٻنهي علائقن جي وچ وارو ٽڪر ائين واضع ۽ چٽو آهي، جيئن سمنڊ جو ڪپر- واريءَ جا دڙا ائين اوچتو نروار ٿين ٿا، جيئن ڪنهن سڌي سنواتي ميدان ۾ چين جون قطارون، پريان اُتر ۾، واريءَ جون پٿون ڪڇي ۾ گهڙي اچن ٿيون، ۽ سندوءَ جي ليت وارياسي علائقي ۾ ڪافي اندر تائين هلي وڃي ٿي. اهڙيءَ طرح، انهن ٻنهي ٽڪرن جي وچ ۾، جيڪي طبعي لحاظ کان مختلف مَوَل منڍ وارا آهن، اصل ويڇو گهڻي ڀاڱي ميسارجيو وڃي. ائين ڪٿي چئجي ته ٿلهي ليڪي، ڪڇي کان ٿر جو ويڇو هن علائقي ۾ ڪجهه وڌيڪ اوڀر ڏانهن آهي. ڏاکڻي ۽ اترئين ڀاڱي ۾ وارياسي جي سنڌي جو هيءَ فرق ڏکڻ- اولهه جي چوماسي جي ٻل نبل ۽ گهاٽيءَ واڌيءَ جي ڪري ڦرندو

گهرندو رهي ٿو. ساڄي يا اُلهندي پاسي کان اصل سند جون حدون انهن ڪڪرائين ماڻرين جي چيڙي جي سنوت ۾ نظر اينديون، جيڪي بلوچستان جي اندر ڦلهجي ويندڙ ٽاڪرو علائقي تائين هليون وڃن ٿيون. پرحقيقت ۾ ان مٿانهين پٽ سان هڪدم لڳولڳ زمين ٽڪرين تان وهي آيل لت منجهان ٺهيل آهي. اها سندوءَ جي لت کان بلڪل نرالي ٿئي ٿي. اهو ٿر جنهن کي مڪاني طرح ”ڪاڇو“ سڏيو وڃي ٿو ۽ گهڻي ڀاڱي سوڙهو آهي، سو سليمان جبل ۽ بولان لڪ کان ڏکڻ طرف ويندڙ جبلن جي وچ ۾، ڊيگهه ۾ وڌندي، ڪيترن هزارين چورس ميلن جو علائقو ٺاهي ٿو. ان جو جيڪو ڀاڱو سندوءَ واري ڪڇي کي ويجهي ۾ ويجهو آهي، سو چيڪي مٽيءَ جهڙيءَ مٽيءَ جو تراڪڙو بيابان آهي، جتي سبزو ۽ ساوڪ نه هئڻ جي برابر آهن. اهو بيابان هڪ قدرتي روڪ آهي- اهڙي ئي اڏول، جهڙا اُهي جبل، جيڪي ان طرف جون ٻيون حدون ٺاهين ٿا. ان بيابان جي ڪري ئي ڪڇيءَ جو هيءَ علائقو گهڻو ڪري سياسي طرح ڏکڻ اوڀر وارين ايراضين جي بدران اُتر وارين

ايراضين سان لاڳاپيل سمجهبو رهيو آهي. سنڌ جي ڪڇي جي اولهه ۾ جيڪو جابلو ٽڪرو آهي، سو بيهڪ ۾ اوڀر واري ريگستاني ٽڪري سان عجيب مشابهت رکي ٿو. پراڻي ۽ ترتيب سان: يعني اتريون ڀاڱو ڪڇي جي ڇيڙي کان ويندي منڇر تائين بظاهر ان ڀڳل ڪوٽ ٺاهي ٿو، جڏهن ته منڇر کان ڏکڻ طرف ڌار ڌار ٽڪرو ڇپر نظر ايندا، جن جي وچ ۾ سٺين پٽ جون ايراضيون آهن، ۽ سمورو تر ڏکڻ ڏانهن هلندي، هوريان هوريان ويڪر ۾ وڌندو ۽ اُچائيءَ ۾ گهٽيو وڃي ٿو ۽ اولهه پاسي ڪا ظاهري حد ٺاهيندو نظر نٿو اچي. انهيءَ پاسي وڌندي، حب ندي ۽ ڪي ننڍيون ٽڪريون اُڪري، اسين لس جي ميدان ۾ پهچون ٿا، جيڪو سمنڊ جي ڪپر کان سائڪو ميل اتر طرف هليو وڃي ٿو ۽ جنهن جي وڌ ۾ وڌ ويڪر انهيءَ مفاصلي جي اڌ جيتري ٿيندي. اهو ميدان پورالي نديءَ ۽ ڪن ننڍين نين جي آندل لت منجهان جُڙيو آهي. ۽ مٿي ڄاڻيل ڪڇيءَ جي ميدان وانگر، جنهن سان اهو گهڻي مشابهت رکي ٿو، ڪڏهن ڪڏهن سياسي طرح سنڌ سان لاڳاپيل ڀر گهڻو ڪري ان کان ڌار رهيو آهي. هيءُ انهن علائقن جو مختصر بيان آهي، جن جون ڪڏهن ننڍيون ڪڏهن وڏيون ايراضيون ان سر زمين سان شامل رهيو آهن، جنهن کي سياسي طور ”سنڌ“ جي نالي سان ياد ڪيو وڃي ٿو. ائين چئي سگهجي ٿو ته طبعي لحاظ کان سنڌ جي اوڀر وارا وارياسا پٽ راجپوتانا جو ۽ اولهه وارا ننڍا ٽڪر بلوچستان جو حصو آهن. تحقيق، الهندي ڪوهستان يعني ڪاڇي جا ۽ اڀرندي ريگستان يعني ٿر جا رهواسي ”سنڌ ڏي هلن“ جي ڳالهه ڪندا آهن: هنن وٽ سنڌ جي معنيٰ اهائي اصل واري آهي، يعني اها سر زمين، جنهن کي سنڌو نديءَ ٺاهيو ۽ سدا تائين آهي. اڄ جيڪو پرڳڻو ان نالي سان اسان جي سامهون آهي، تنهن جي بيهڪ 27 ڊگريون 30 منٽ ۽ 23 ڊگريون 35 منٽ اتر ويڪرائي ڦاڪ ۽ 66 ڊگريون 42 منٽ ۽ 71 ڊگريون 10 منٽ اوڀر ڊگهائي ڦاڪ جي وچ ۾ آهي. شروع شروع ۾ جيڪي انگريز سنڌ ۾ آيا هئا، تن کي ان کي ”ننڍو مصر“ سڏيو هو. جيتوڻيڪ هان اسان کي ان تشبيهه تي منيان لڳي سگهي ٿي، ڇو ته سنڌ تهذيب کي مصر کان عمر ۾ ايترو ننڍو سمجهيو ٿي ويو، تڏهن به نيل ۽ سنڌوءَ جي هيٺانهين ماڻهن جي وچ ۾ حيرت جهڙي مشابهت آهي: ٻنهي ۾ ساڳيا ئي ٿي پوو-وڇوٽ ٽڪرا- ٻُٺ ٽڪر، ڪڇو ۽ وارياسو- ساڳيءَ ترتيب ۾ ساڄي کان کاٻي ڏسن ۾ اچن ٿا. ٻنهي ۾ وچ واريءَ ماڻهيءَ جي زرخيزيءَ جو دارومدار برسات تي نه پر سالياني ٻوڏ تي آهي. آبهوا ۽ زمين جي خيال کان ٻنهي ملڪن اندر نباتات ۽ حيوانات جي جيتري هڪجهڙائي آهي، تيتر فرق ناهي. ڪو سنڌ واسي موثر رستي سونيز کان قاهري ۽ اتان نيل ڊيلٽا جو ڪجهه ڀاڱو لٽاڙي، لبيا جي ريگستان اندر ويندو، ته کيس منزل بمنزل ايتري مشابهت ڏسن ۾ ايندي، جو هو سمجهندو ته ريل تي ڪراچيءَ کان حيدرآباد رستي مارواڙ پيو وڃان. البت کيس نيل ڊيلٽا کان مٿي وارو تر سنڌو ماڻهيءَ جي ڀيٽ ۾ ڪجهه سوڙهو لڳندو: ۽ حقيقت به اهائي آهي. حيدرآباد جي ويڪرائي ڦاڪ کان مٿي ٽن سون ميلن تائين درياھ سان گوني ڪنڊ ٺاهيندي، ڪيتريون به ماپون ڪيون، ته ڪٿي به سنڌو ماڻهيءَ جي ويڪر سٺ ميلن کان گهٽ نه ملندي.

اباسين سبلاڊ د ڪونر ولايت د وٽپور ولسوالۍ په يوه روشن فکړه پښتنه کورنۍ کې له نن نه ۲۵ کاله مخکې دې نړۍ ته سترگې پرانيستي. کله چې افغانان جگړو وځپل او دې ته يې اړ کړل؛ خو د سر پنا لپاره له هېواده بهر لاړ شي، د سبلاڊ پلار هم دې ته اړ شو چې گاونډي هېواد پاکستان ته کډه وکړي. د وړکتوب خاپوړې يې يې هلته وکړې او له هغې وروسته، يې پلار د يو ښه را تلونکي د جوړولو په خاطر په يو ښونځي کې ورته داخله واخيسته. کله چې د ښونځي له لومړي پړاو ووت يعنې د منځنۍ ښونځي يې پيل شو، ورسره يې په ښونځي کې د معارف پېژندنې، ستاينې، او داسې نورې ترانې، نعتونه او د نورو شاعرانو شعرونه به يې د سپيچ په سر ويلې. کله نا کله به يې د سپيچ نطاقي هم کوله، چې د ښې کارکردگي له امله يې ښوونکوي د يو ټکړه او با استعداد شاگرد په سترگو ورته کتل. د ورځو په تېرېدو سره اباسين سبلاڊ په د ترانې په گروپ کې لا پرمختگ وکړ، د ترانې سرټيم

او له هغې وروسته د ټول سټیج کنټرولونکی او جوړونکی شو. له هغه وخته یې دې شعر له لوستلو سره ډېره مینه پیدا شوه، د ډېرو ښاغلو شاعرانو شعرونه به یې لوستل او خوند به یې ترې اخیسته. په همدې ترتیب یې ښونځی تر دولسم ټولګي پورې ورساوه او د فراغت سند یې تر لاسه کړ. کله چې بېرته خپل ګران هېواد افغانستان ته را ستانه شول، د پخوا په څېر یې له شعر او شاعرې سره مینه وه، د سندرو اورېدلو ته به یې هم ډېر وخت ورکاوه. د وخت په تېرېدو سره یې په رښتو کې کار پیل کړ. د نورو کارنو ترڅنګ یې ځینې تفریحي خپرونې او ورسره یې د شعرونو په ډیکلومه کولو کې هم ونډه اخیسته. د شعر په ډیکلومه کولو کې ډېره ښه وړتیا لري، خدای ج ورته د ښې خبرې سره ښکلې ځوانې او ښکلې آواز هم ورکړی، چې د آواز او لیدلو مینه والو یې خورا زیات دي. له همدې ځایه وو چې د شعر او شاعرې ډګر ته یې را ودانګل، ډېرې شعرونه او غزلې یې ولیکلې، خو په وینا یې زړه یې پرې اوبه نه دې ځنیلې، څو یې د کتاب چاپلو لپاره انتخاب کړي. خو اراده لري چې په راتلونکي کې به ضرور چاپ شوي اثار ولري، یوازې دومره وخت پاتې چې خپل شعرونه د شعر په ټګر کې وتلي او تل شاعرانو او استادانو ته وښايي. د هغوی د خوښې مطابق به انتخاب کوي، لوستونکو او مینه والو ته به یې وړاندې کوي. د تلویزیون په پرده ډېر ځله د شعر په ډیکلومه کولو، او نورو تفریحي خپرونو په وړاندې کولو سره لیدل شوی. له اکت کارې سره یې ځانګړې مینه وه، چې دې مینې او علاقې تر دې را ورساوه، چې باید په راتلونکي کې په فلمونو او ډرامو کې هم کار پیل کړي، او فعاله ونډه پکې واخلي. له فلمي ستورو او د هغوی له حرکتونو سره یې زړه پورې توب خورا زیات وو، همېشه به یې هڅه کوله له ځانه سره داسې اکتونه وکړي، څو په دې مطمین شي، چې کولای شي په فلمونو او ډرامو کې هم کار وکړي، لیدونکو او ننداره کونکو ته ځان د یو تکړه اکت په بڼه رو وپېژني نه یوازې فلمونو او سریالونو سره مینه یې وه ورسره د روانو حالاتو انځورونو هم دې ته و هاخواوه، چې بالاخره د فلمي حرکاتو په لوبولو سره هېوادو الو ته د وخت انځورونه روښانه کړي او د خلاصې لارې چارې یې ورته په ګوته کړي. سېلاب له دې وروسته په پېښور کې د په دوه ډرامو کې کار وکړ، دا چې د کار کولو او شوټینګ پایلې یې تر ډېره ورته مثبتې وې، د لیدونکو لخوا ورته د ستاینې صحنه څرګنده شوه، ښه به جوړت سره یې وویل چې زه به نور د فلم په جوړولو کې هېڅ څنډ نه کوم. د ملاله او سوره په نامه یې په دوه تلویزیوني سریالونو کې کار کړی، په لیدو یې په مینه والو کې خورا زیات والې را غلې. له دې وروسته یې د ښه کار په پایله دا ورته څرګنده شوه چې اوس کولای شي په هر ډول فلم کې هره صحنه چې ورک ول کېږي په بریالیتوب سره یې تر سره کړي، نه یوازې دا چې په سمه توګه به یې ترسره کړي وي. ورسره به د مینه والو لخوا ډېر وستایل شي. اباسین سېلاب وایي تر اوسه د افغانستان د سینمائي فلمونو لپاره هېڅ کار نه دی شوې، سېلاب هیله لري څو په را تلونکي کې د خپل هېواد سینما ته هم پام وکړي، څو د نور هېوادونو په شان زموږ د فلم هنر هم وده وکړي. اباسین سېلاب چې غواړي یو تکړه او مشهور فلمي ستوری شي، د تلویزیوني سریالونو سره زیاته علاقه لري چې پکې ولوبېږي. په سینمائي فلمونو کې لوبېدل خو ورته د خوب ریښتیا کېدل ښکاري او هڅه کوي، څو په هر قیمت چې وي په سینمائي فلم کې د یو غوره اکت په بڼه کار وکړي. په را تلونکي نژدې وخت کې به په دې وټوانېږي چې د افغانستان لپاره هم سینمائي فلمونه جوړ کړي. سېلاب په دې هڅه کې دی چې څنګه وکولای شي، د افغانستان سینما ته وده ورکړي. او په را تلونکي کې په افغانستان کې د ښه سینمائي فلمونو ننداره کول پیل او ډېر مینه والو را پیدا کړي. د نومړي د خوښې فلموي ستوري په هندي فلمونو کې شارو خان او په پښتو فلمونو کې، جهانګیر خان په ګوته کوي. د هغوی ټول اکتونه ورته په زړه پورې دي، کله یې چې نوی فلم را شي د دوی په خاطر یې ضرور ګوري، خوند او پند ترې اخلي. او کولای شي په ډېر کم وخت حتی په یو ځل لیدو هم د دوی تقلید له ځانه سره وکړي. خو اباسین سېلاب وایي. دا یې یو لوی ارمان دی چې په فلمي نړۍ کې د ستوري په شان وځلېږي او مینه وال یې د اوس په پرتله لا زیات شي. ورسره د تمثیل په بارک کې هم ډېره خوشبینې ښیي او وایي: که

وشول په را تلونکي وخت کې به د خپل تمثيل کولوو ته لا ډېر وخت وکړي. سېلاب اوس په شمشاد تلويزيون کې ځينې تفرحي خپرونې په مخ وړي، چې زياته برخه يې په کې د تمثيل کول دي، او دی هم له تمثيل کولو سره ډېره مينه لري، د داسې تمثيل کولو وړتيا لري چې ډېرې تمثيل کونکي او د د تمثيل مينه وال به يې ځای و نه نيسي. په اوس وختو کې يې ډېر وخت تمثيل ته ورکړی. نه يوازې تمثيل او فلم جوړولو سره مينه او علاقه لري، ورسره د گڼ شمېر شاعرانو بشکلي نظمونه غزلې او شعرونه هم دېکومه کوي، چې په دې سره يې لا د اواز مينه والو په څو برابره زيات شوي، تل هڅه کوي داسې انتخاب وکړي، چې له احساس ډگ پيغام ولري، تر ډېره يې خلک خوښ کړي، لومړی پرې د ده او بيا د اورېدونکو او مينه والو زړه پرې اوبه وڅښي. د شعر په ټوله مانا، ترڅ او ډيزاين غور کوي. ښه په شوق يې له ځانه سره په څو څو ځله تکراروي، کله چې په دې وپوهېږي چې اوس يې اورېدونکي د زړه له تله خوښوي، يو ډول اثر پرې کولای شي. مخکې له دې چې انتخاب يې کړي، له هغه شاعرانو ملگرو سره پرې مشورې کوي، چې په شعر او شعاري ډېر ښه پوهېږي، د هغوی په انتخاب او بيا يې د ويلو ترڅ په خپله روته برابرېږي. په داسې انداز يې وايي لکه څرنگه چې د شعر له لوستلو سره ښايي. ډېر زيات شعرونه يې دېکومه کړي، چې اختر په نامه دېکولمه کړی شوی شعر يې ډېر زړه جزونکی، او د دې د ښې وړتيا ثابونکی دی. د دې شعر دېکومې په مينه والو او اورېدونکو څه بيل شان اغېز وکړ، ډېرېو خلکو د يو رېښتنې صحنې ليدل انځورول، او خورا مينه يې ورسره پېده کړه. دېته ورته ډېر نور شعرونه يې هم په ډېر لوړ او مناسب انداز سره دېکومه کړي، چې د هر يو خوند يې د يو بل په پرتله زيات دی. د خلکو په زړونو کې يې ځای نيولی او د بيا ځل اورېدو لېوالتيا يې ښيي. همدا دی چې ډېری شاعران د افغانستان جنگ له اباسين نه مشر گڼي او بيا وايي چې: دی په ښه طريقه کولای شي، د تېرو بدمامو وختونو انځورنه مينه والو ته په شه شان سره وړاندې کړي، دا ورته ښايي چې دغې ناخوالو افغانان څنگه کړولي، ورسره دا هم ورته ښايي، چې څنگه کولای شو دې جنگ جگړو ته د پای ټکی کېږدو، او سوله را ولي. لکه مخکې چې مو يادونه وکړه، اباسين سېلاب هم فلمي ستوری دی ورسره يو تکړه سندرغاړی هم دی، د سندرو ويلو پوره وړتيا لري؛ خو دا چې تر اوسه يې ډېرې کمې سندرې ويلي، علت يې د وخت نشتوالو ښي. دا چې په رسنيو کې هم کار کوي ورسره شاعر او دېکومه کونکی هم دی، نه شي کولای په يو وخت کې ټول کارونه سرته ورسوي، که څه هم محلوېشت به يې ورته جوړ کړی وي. خو وايي چې د رسمي چارو د زياتېدو له امله د سندرو ويلو ته لاس رسى نه شي کولای. ځوان شاعر طاهر شرر صابى يو ښکلې غزل يې په خپل خوږ اواز او د موسيقۍ په ساز او سرور سره، پوښلې اورېدونکو ته وړاندې کړه. د سندرو په هنر کې همدا سندره وه چې سېلاب يې په يو ستر شهرت ونازواه. دا غزل چې شرر صيب: په کوم انداز ليکلی او څه انځور يې پکې نغښتي، سېلاب بيا اورېدونکو ته داسې روښان کړی، چې په همغه انداز چې شاعر به غوښتل زمزمه کړی. چې مطلبه يې داسې ده، ځواني دې رانه وخوړه لونگه ځوانيمرگه غنم غوندې رېبې مې ړنگه بنگه ځوانيمرگه کله چې خلکو دا سندره واورېده په زړه کې يې د اباسين سېلاب د دې هنر د پرمختگ لپاره هېلې زياتې شوې، داسې را تونکی يې ورته انتخاباوه چې نوموړی به په ډېرو سندر غاړو کې د غوره سندرغاړي لقب خپل کړي. شاعران او هنر مندان يې د دې لومړي قدم په اخيستو ډاډ ورکوي، که دی لا د خپل دې هنر ته وخت ورکړي، بې له شکه چې هنر به يې وده کوي، پرمختگ به کوي. او خپلو اهدافو ته په ډېر ژر ورسېږي، هڅه خوب چې بې د دې هنر په اړه ليدلى وي، تر ډېره به يې تعبير ته ورنژدې شي، حتی پوره به شي. اباسين سېلاب ۲۵ کاله عمر لري، اوس لا نوی ځوان دی، واده يې نه دی کړی؛ خو بيا هم په خپل هنر کې د پرمختگ لپاره يې پلار او وروڼه ډاډگېر نه ورکوي او تشويقوي يې.

نه ژرؤز ميللتميزنښک ټېسل نه ننه نژؤى بايرمى، ته ښه ت بايرمى، نه مگه ك بايرمى،
ته نهه رېكه ت بايرمى، نه ده بيات - سه نه ت بايرمى قاتارلق كؤپ مه نېه لك مه ده نيه ت

بايرىمى بولۇش سۈپىتى بىلەن، ئەڭ قەدىمىي ئىجتىمائىي مەدەنىيەت ھادىسىسى ھېسابلىنىدۇ. ئۇ دۇنيادا مىلادى، قۇربان ھېيت، چاغان قاتارىدا سانلىدىغان تۆت چوڭ بايرامنىڭ بىرىدۇر.

نەۋرۇز بايرىمىنىڭ ئىران ۋە تۇران دىيارلىرىدا يېڭى يىل بايرىمى سۈپىتىدە ئۆتكۈزۈلۈۋاتقىنىغا 2600 يىلدىن ئاشقان بولۇپ، بۇ بايرامنى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەرنىڭ نوپۇسى ھازىر 400 مىليوندىن ئاشىدۇ. نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە شەكىللەنگەن نورۇز مەدەنىيىتى ئاشۇ مىللەتلەرنىڭ ماددىي مەدەنىيلىك بىلەن مەنىۋى مەدەنىيلىكىنىڭ تەرەققىياتىغا تۈرتكە بولۇپ كەلمەكتە.

ئېلىمىزدە قەدىمىي ۋە ئەنئەنىۋى مىللىي بايراملارنىڭ بىرى بولغان نورۇز بايرىمىنى ئۆتكۈزۈش ئۇيغۇر، قازاق، قىرغىز، ئۆزبېك، تاتار، تاجىك قاتارلىق قەدىمىي مىللەتلەرگە ئورتاق تۇر.

ئەجدادلىرىمىز قۇياش ئېتىقادچىلىقى دەۋرىدە، «قۇياش ھارۋىدا ئولتۇرغان ئىلاھ بىزگە كۆرۈنىدىغىنى ھارۋىنىڭ چاقى. ئىلاھ كۈندۈزى ئاسماندا مېڭىپ يەرنى يورۇتسا، كېچىسى يەرنىڭ تېگى بىلەن يەرنىڭ يەنە بىر چېتىگە ئۆتىدۇ. ئۇ يەر تېگىدىن ئۆتكۈچە جىن – ئالۋاستىلار بىلەن ئېلىشىپ، جەڭ قىلىدۇ» دېگەن ئەپسانىگە ئىشەنگەن ۋە كېچىسى گۈلخان يېقىپ، قۇياشنىڭ كۈتۈرۈلۈشىنى تىلەپ گۈلخاننى دائىرە قىلىپ ئۇسسۇل ئويناپ، ئىبادەت قىلغان. كېيىن ئىبادەت ۋاقتىنى تەدرىجىي قىسقارتىپ، 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى كېچە بىلەن كۈندۈز تەڭلىشىدىغان كۈنگە توغرىلىغان. شۇنىڭ بىلەن، ئەنئەنىۋى نورۇز بايرىمى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز يېڭى يىل بايرىمىدۇر. ئەجدادلىرىمىز نورۇزنى قۇتلۇق كۈن، دەپ بىلىپ، زور تەنتەنە بىلەن ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن. نورۇزنىڭ كىرىش ۋاقتى شەمسىيە كالىپندارى بويىچە يىل ئاخىرلىشىپ، يېڭى يىل كىرگەن كۈنگە، مىلادى كالىپندارى بويىچە 3 – ئاينىڭ 21 – كۈنى، يەنى، كۈن بىلەن تۈن تەڭلەشكەن كۈنگە توغرا كېلىدۇ. شۇڭا، ئەجدادلىرىمىز بۇ كۈننى يىل بېشى قىلىپ تاللاپ، ئۇنىڭغا نورۇز (يېڭى كۈن، يىل يېڭىلانغان كۈن)، دەپ ئات قويمىغان.

نەۋرۇز ئەنئەنە بايرىمىدۇر. كىشىلەر باھار پەسلىگە ئۇلىشىپ، ئوۋغا چىقىش، مال – ۋاراقلىرىنى كۆكەمگە كۆچۈرۈش، تېرىقچىلىققا كىرىشىشتىن ئاۋۋال ئىش – ئوقىتىگە ئوڭۇشلۇق، بەرىكەت، تۇرمۇشىغا ئاساسلىق، بەخت تىلەپ بۇ بايرامنى تەنتەنىلىك ئۆتكۈزۈشكە ئادەتلەنگەن.

نەۋرۇز تەبىئەت ۋە گۈزەللىك بايرىمىدۇر. بۇ تەبىئەت قىشلىق ئۇيقۇسىدىن ئويغىنىپ جانلىنىشقا باشلىغان، ئەگىز سۈيى ئېقىپ تاغ – ئېدىرلار، دەل – دەرەخلەر كۆكرىشكە باشلىغان، كىشىلەرگە يېڭى ھاياتلىق ئۈمىدى بەخش ئېتىلىگەن مەزگىلدۇر. شۇڭا، نورۇز بايرىمى ئۆتكۈزىدىغان مىللەتلەردە تەبىئەتتىن زوقلىنىش، تەبىئەتنى سۆيۈش، تەبىئەتنى گۈزەللەشتۈرۈش ئۈچۈن ئەتىيازلىق كۆچەت تىكىپ ئورمان بىنا قىلىش ئادىتى شەكىللەنگەن.

نەۋرۇز ئەمگەك بايرىمىدۇر. نورۇزدا ئاۋام سەپەرۋەر قىلىنىپ، ئېتىز – ئېرىقلار، باغلار، يوللار، ھويلا – ئاراملار تۈزەشتۈرۈلىدۇ، ئەتىيازلىق تېرىلغۇغا تۇتۇش قىلىنىپ، ئىشلەپچىقىرىش ئەمگىكى ئەۋجىگە چىقىدۇ.

نەۋرۇز تەنھەرىكەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى كەڭرى مەيدانلاردا پەلۋانلار چېلىشىشقا چۈشۈپ، ئۆزلىرىنىڭ باتۇرلۇقى ۋە مەردلىكىنى سىنىسا، دالىلاردا چەۋەندازلار بەيگە، ئۇغلاق تارتىشىشقا چۈشۈپ، ئۇچقۇر ئاتلىرىنى كۆز – كۆز قىلىشىدۇ؛ دارۋازلار مۇئەللەققە تارتىلغان دارغا چىقىپ، ماھارەت كۆرسەتسە، باقمىچىلار ياكى يۇرت كاتتىلىرى قوچقار، خوراز ۋە كەكلىك سوقۇشتۇرۇش، ئىت تالاشتۇرۇش قاتارلىق جاندارلار ئويۇنلىرىنى ئۇيۇشتۇرۇپ، ئاۋامنىڭ كۆڭلىنى ئاچىدۇ.

نورۇز ئەدەبىيات - سەنئەت بايرىمىدۇر. نورۇز كۈنى يەتتە ياشتىن يەتمىش ياشقىچە بولغانلارنىڭ ھەممىسى بايراملىق كىيىملىرىنى كىيىشىپ، يۇرت - مەھەللە بويىچە قوزغىلىپ، مەنزىرىلىك جايلاردا نورۇزغا ئاتاپ تەييارلىغان ھەرخىل ئويۇنلارنى ئوينىيدۇ. شائىرلار نورۇز نامىلىرىنى ئوقۇشۇپ، مۇتالىئە قىلىشىدۇ. ئەلنەغمىچىلەر «ئون ئىككى مۇقام» كۈيلىرى، خەلق ناخشىلىرىنى ياڭرىتىپ، سەھرا - دالىنى بايرام خۇشاللىقىغا چۆمدۈرىدۇ. بۇنداق چاغلاردا ئۇسسۇل ئوينىيالايدىغانلىكى ئادەم بەس - بەستە ئۇسسۇلغا چۈشۈپ، سورۇننىڭ كەيپىياتىنى ئەۋجىگە كۆتۈرىدۇ.

بۈگۈنكى كۈندە نورۇز ئامان - ئېسەنلىكىنى، سالامەتلىكىنى، مەمۇرىچىلىق، ئاسايىشلىقنى، ئىناقلىق، ئۆملۈكنى تەشەببۇس قىلىدىغان، ماھىر چەۋەندازلارنى، ئىلھامى قايناپ تۇرىدىغان شائىر - قوشاقچىلارنى تاللايدىغان، باھالايدىغان، ناخشا - مۇزىكا، ئۇسسۇل ۋە قىزىقچىلىقلار بىلەن كۆڭۈل ئاچىدىغان، يېڭىلىقلارنى كۆرەك قىلىدىغان، مۇقىملىقنى قوغداپ، ۋەتەنپەرۋەرلىكىنى ئۇرغىتىدىغان، كىشىلەرنى ئىلىم - مەرىپەتكە ئۆندەپ، ئىناق جەمئىيەت بەرپا قىلىشقا يېتەكلەيدىغان، يىل بېشىدا خۇشاللىق بىلەن كۈچ - ئىلھام توپلاپ، ئىشقا پۇختا ئاتلىنىدىغان خاسىيەتلىك كۈن بولۇپ قالدى.

ئەنئەنىلەردىن قارىغاندا، بۇ بايرامنىڭ ۋاقتى ئىككى ھەپتە، يەنى، 15 كۈن قىلىپ بەلگىلەنگەن. ھازىر كۆپرەك رايونلاردا ئۈچ كۈن ھېسابىدا ئۆتكۈزۈلۈۋاتىدۇ.

19 - ئەسىردىلا ياۋروپا ئالىملىرى تەرىپىدىن "يىپەك يولى" دەپ ئاتىلىشقا باشلىغان. ھازىر شۇنداق دەپ ئاتىلىش ئادەتكە ئايلانغان، قەدىمكى چاغدا ئاسىيا بىلەن ياۋروپا ئارىسىدىكى قۇرۇقلۇق قاتناش يولى ناھايىتى ئۇزۇن تارىخقا ئىگە. مانا شۇ يول توغرىسىدا قەدىمكى چاغدىلا جۇڭگو تارىخچىلىرى ۋە يۇنان روما ئالىملىرى مەلۇمات بەرگەن.

سىماچىيەن (مىلادىدىن 145 - يىل بۇرۇن تۇغۇلغان) "تارىخى خاتىرىلەر" ناملىق ئەسىرىنىڭ "پەرغانە ھەققىدە قىسسە" ۋە سەنگو (مىلادىنىڭ 32 - يىلى تۇغۇلۇپ 92 - يىلى ئۆلگەن) "خەن سۇلالىسى يىلنامىسى غەربىي رايون ھەققىدە قىسسە" بابلىرىنى يازغاندا مىلادىدىن ئىككى ئەسىر بۇرۇن غەربىي رايونغا ئىككى قېتىم كېلىپ كەتكەن (مىلادىدىن 130 يىل بىر قېتىم، مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن بىر قېتىم) مەشھۇر سەيياھ ۋە دىپلومات جاڭ چيەننىڭ خەن سۇلالىسىنىڭ (مىلادىدىن 207 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 220 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) پادىشاھى خەن ۋۇدېڭ (مىلادىدىن 140 يىل بۇرۇنقى چاغدىن مىلادىدىن 87 يىل بۇرۇنقى چاغقىچە پادىشاھ بولغان) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ ئەھۋالى ھەققىدە بەرگەن مەلۇماتىدىن پايدىلانغان. جۇڭگونىڭ ئەنە شۇ قەدىمكى تارىخى يىلنامىلىرىغا ئاساسلانغاندا، دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربىگە بارىدىغان خەلقئارا قۇرۇقلۇق قاتناش يولى جەنۇبىي ۋە شىمالىي يول دەپ ئىككىگە بۆلۈنىدۇ. قەدىمكى چاغدا شەرقى ئاسىيادىكى ئەڭ چوڭ دۆلەتلەرنىڭ بىرى بولغان جۇڭگونىڭ پايتەختى چاڭئەن (ھازىرقى شىئەن) دىن غەربتىكى روما ئېمپىرىيىسىگە بارىدىغان يول گەنسۇدىكى خېشى كارىدۇرى ئارقىلىق داشاتا (دۇڭخۇاڭ) غا ئېلىپ كېلىدۇ. داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا، يول ئىككى ئاچىغا بۆلۈنىدۇ. بۇ ئاچا يولىنىڭ بىرى داشاتانىڭ غەربىي شىمالىدىكى لولان ئارقىلىق لوپنورغا ئۆتۈپ قارا قۇرۇم تىزمىلىرىنى بويلاپ خوتەنگە بارىدۇ. خوتەندىن چىقىپ غەربىي شىمالغا قاراپ ماڭغاندا ياركەندكە بارىدۇ. ئاندىن كېيىن پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ئافغانىستاندىكى بەدەخشان ئارقىلىق ئامۇ ۋادىسىغا بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىران، ئىراق ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارغىلى بولىدۇ. مانا شۇ يول جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ.

داشاتادىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا ئىككى ئاچىغا بۆلۈنگەن يولنىڭ يەنە بىرى لولاننىڭ شىمالىدىن

ئۆتۈپ قۇمۇلغا ئېلىپ بارىدۇ. ئاندىن كېيىن قۇمۇلدىن تۇرپانغا ئۆتۈپ تەڭرى تاغلىرىنىڭ جەنۇبىي تىزمىسىنى بويلاپ غەربكە ماڭغاندا قارا شەھەر، كۇچار، ئاقسۇ ئارقىلىق قەشقەرگە بارىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، سوغدى، خارەزمى (ھازىرقى سوۋېت ئىتتىپاقىدىكى ئۆزبېكىستان ئىتتىپاقداش جۇمھۇرىيىتىدە) ئارقىلىق ئالانلار مەملىكىتىگە (كاسپىي دېڭىزىنىڭ غەربىي شىمالىدا) بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن، جەنۇبقا قاراپ مېڭىپ ئىرانغا ئۆتۈپ غەربكە بۇرۇلۇپ ماڭغاندا مىسوپوتامىيە (ئىراقتىكى دىجلى ۋە فرات ۋادىسى) ئارقىلىق يۇنانىستانغا بارىدۇ. بۇ يول - شىمالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. مانا شۇ يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان يوللارنىڭ ئاساسى تۈگۈنلىرى ھونلار دەۋرىدىن تارتىپ (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن) ئۇيغۇرلار ۋە ئۇلارنىڭ قېرىنداشلىرى ياشايدىغان رايونلاردا (تارىم ئويمانلىقى ۋە ئوتتۇرا ئاسىيا، غەربىي ئاسىيادا) ئىدى. ئۇچۇقراق ئېيتقاندا، ئاسىيانىڭ شەرقىدىكى دۆلەتلەر (چاۋشيەن، جۇڭگو) بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى مۇناسىۋەتلەرنى (ئىقتىسادى، مەدەنىي، سىياسىي ئالاقىلارنى) باغلايدىغان خەلقئارا سودا يولىغا ھونلار، تۈركلەر، ئۇيغۇرلار ھۆكۈمران بولۇپ كەلگەن. خەلقئارا سودا يولىنىڭ ھۆكۈمرانلىقىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن جۇڭگو بىلەن ھونلار ئارىسىدا، تۈركلەر بىلەن ئىران ئارىسىدا، ئۇيغۇرلار بىلەن تىبەت خانلىقى ئارىسىدا ئۇرۇشلار يۈز بەرگەن.

چۈنكى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى قاتناش يولىغا قايسى دۆلەت ھۆكۈمران بولسا شۇ دۆلەت خەلقئارا سودىدىن نۇرغۇن پايدىنى قولغا كىرگۈزگەندىن تاشقىرى، سىياسى جەھەتتىمۇ ئۆزىنىڭ تەسىرىنى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپاغا ئۆتكۈزۈشتە شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئۆز مەقسىتىگە يېتەتتى. يۇنان يازغۇچىلىرى ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قۇرۇقلۇق يولى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىشكە ئەھمىيەت بەرگەن. شۇ خەلقئارا يول ئارقىلىق ئەڭ قەدىمكى چاغدىن باشلاپ خوتەننىڭ يىپەك ماللىرى (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) ئىچكى ئۆلكىلەردىن چىقىدىغان يىپەك ماللار (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) يۇنانىستانغا، رومغا ئېلىپ بېرىلاتتى. رومالىقلار بارغانسېرى يىپەك ماللارنى ئومۇميۈزلۈك ئىشلىتىدىغان بولدى. شۇ سەۋەبتىن مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان يۇنانلىق چوڭ سودىگەر مائىسنىڭ ئوتتۇرا ئاسىيالىقلاردىن ياللاپ ئالغان سودا گۇماشتىلىرى خەلقئارا سودا يولىنى تەكشۈرۈپ چىققان.

يۇنان يازغۇچىسى مارتىيۇس (مىلادىنىڭ بىرىنچى ئەسىرىدە ياشىغان) يازغان ئەسىرىدە مائىس ئىگىلىگەن ماتېرىيالدىن پايدىلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تونۇشتۇرغان. يۇناننىڭ مەشھۇر جۇغراپىيە ئالىمى كلاۋدى پتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرىدە ياشىغان) ماربىنوس بەرگەن مەلۇماتقا ئاساسلىنىپ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا سودا يولىنى تۆۋەندىكىچە كۆرسەتكەندى: پتولمىنىڭ كۆرسىتىشىچە بۇ يول ئوتتۇرا دېڭىزنىڭ شەرقىي قىرغىقىدىن باشلىنىپ سۈرىيە، ئىراق (مىسوپوتامىيە ۋادىسى) ئىران، ئافغانىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن شىمالغا بۇرۇلۇپ تاش مۇنار (بۇ تاش مۇنار تاغلاردىن ئالاي ۋادىسىغا چىقىش جايىدا بولسا كېرەك) دىن ئۆتۈپ سىرىسلەر ئىل (يۇنانچە سۆز بولۇپ، يىپەك ئېلى دېگەن بولىدۇ) گە (تارىم ئويمانلىقى) ئېلىپ بارىدۇ. يۇنان ئالىمى پتولمىنىڭ مەلۇماتى جۇڭگو تارىخچىلىرىنىڭ "جەنۇبىي يول" دەپ ئاتىغان يولىغا توغرا كېلىدۇ. يۇقىرىدىكى مەلۇماتلار ھونلار دەۋرىدە (مىلادىدىن 240 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 216 - يىلىغىچە داۋام قىلغان) جۇڭگو ۋە يۇنان يازغۇچىلىرىنىڭ بەرگەن مەلۇماتى.

تۈرك خانلىقى دەۋرىدە (مىلادىنىڭ 552 - يىلىدىن 745 - يىلىغىچە) شەرقتىن غەربكە بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى توغرىسىدا جۇڭگونىڭ "سۈي سۇلالىسى يىلنامىسى، پېچۈي ھەققىدە قىسسە" دىمۇ مەلۇمات بېرىلگەن. شۇ يىلنامىغا كۆرە دۇنيانىڭ شەرقىدىن غەربكە بارىدىغان يول ئۈچ تارماقتىن ئىبارەت. بۇ ھەقتە يىلنامىدا مۇنداق مەلۇمات بېرىلگەن:

سۈي سۇلالىسى (مىلادىنىڭ 504 - يىلىدىن 612 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ پادىشاھى ياڭدېنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 605 - يىلىدىن 618 - يىلىغىچە) غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ سودا ئەلچىلىرىنىڭ كۆپچىلىكى ھازىرقى گەنسۇدىكى چاڭئېغا كېلىپ جۇڭگو بىلەن سودا ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەن. مانا شۇ مۇھىم ئەھۋالنى ھېساپقا ئالغان ياڭدې پىچۈي ئاتلىق كىشىنى جۇڭگو تەرەپنىڭ سودا ئىشلىرىغا مەسئۇل قىلىپ تەيىن قىلغان. پىچۈي چاڭئېغا كەلگەن چەت ئەل سودىگەرلىرى بىلەن بولىدىغان مۇئامىلىدىن پايدىلىنىپ غەربىي رايوندىكى (تارىمىدىن ئالغاندا ئوتتۇرا ئاسىيانى، كەڭ مەنىدىن ئالغاندا شەرقىي تۈركىستاندىن تارتىپ ياۋروپاغاچە بولغان جايلارنى ئۆز ئىچىگە ئالىدۇ) دۆلەتلەردە ياشايدىغان خەلقلەرنىڭ ئۆرپ - ئادەتلىرى ئۇلارنىڭ دۆلىتىدىكى يوللار، تاغلار، دەريالار، خەتەرلىك ئۆتكەللەر (يول ئۆتكەللىرى) توغرىسىدا مەمۇرات توپلىغان. پىچۈي تىزىملىغان ماتېرىياللىرىغا ئاساسلىنىپ "غەربىي رايوندىكى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئۈچ جىلدلىق ئەسەر يازغان. مانا شۇ ئەسەردە مۇنداق دىيىلگەن: "داشاتادىن غەربكە قاراپ مېڭىپ كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا كىرىشىدە ئۈچ يول بار... بۇ يوللارنىڭ بىرى شامالى يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول قۇمۇل، بارىكۆل، تۇرالار (ئۇيغۇرلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ياشايدىغان جايلار (قۇمۇلنىڭ غەربىدىن تارتىپ ئېلى ۋادىسىغىچە بولغان جايلار كۆزدە تۇتۇلىدۇ، ئا)، ئارقىلىق تۈرك خانلىقىنىڭ ئوردىسىغا (غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ تالاس دەرياسى بويىدىكى ئوردىسى كۆزدە تۇتۇلىدۇ. ئا) ئېلىپ بارىدۇ. ئۇنىڭدىن كېيىن غەربكە قاراپ ماڭغاندا چۇ دەرياسىدىن ئۆتۈپ شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىگە، كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى ئوتتۇرا يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول - تۇرپان، قاراشەھەر، كۇچار، قەشقەر ئارقىلىق ئۆتىدۇ. قەشقەردىن چىقىپ غەربكە قاراپ ماڭغاندا پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ پەرغانە، تاشكەنت، سەمەرقەنت، كىيىبود، بۇخارا، مەرۋىدىن ئۆتۈپ ئىران ئارقىلىق كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارىدۇ. يوللارنىڭ يەنە بىرى جەنۇبىي يول دەپ ئاتىلىدۇ. بۇ يول پىچان، خوتەن، قاغالىق، تاشقورغاندىن ئۆتۈپ پامىر تاغلىرىدىن ئېشىپ ۋاخان (ئافغانىستاندا) توخارىستان (ئافغانىستان)، ئىپتىلاست (ھازىرقى پاكىستان، شىمالى ھىندىستان)، بامىيان (ئافغانىستاندا)، كىبود (سەمەرقەنتنىڭ غەربىي شىمالىدا) ئارقىلىق شىمالىي ھىندىستانغا ئېلىپ بارىدۇ. بۇ يەردىن غەربكە قاراپ يۈرگەندە كاسپى دېڭىزىنىڭ بويىغا بارغىلى بولىدۇ. بۇ ئۈچ يول بويىدىكى دۆلەتلەرنىڭ ھەربىرىنىڭ ئۆزلىرى ماڭىدىغان يوللىرى بولۇپ، شىمالدىن جەنۇبقا قاتنايدۇ..... قۇمۇل، تۇرپان، پىچان غەربىي رايونغا بارىدىغان يوللارنىڭ دەرۋازىسى بولۇپ، داشاتا بولسا ناھايىتى مۇھىم ئۆتكەل". پىچۈي تەسۋىرلىگەن يوللار، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 - 745) خەلقئارا سودا يوللىرى بولۇپ، بۇ يوللار غەربىدە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ پايتەختى كونستانتىنوپول (ھازىرقى ئىستانبۇل) دىن تارتىپ شەرقتە كۈرىيىگىچە (ھازىرقى چاۋشيەنگىچە) بارىدىغان يول ئىدى. پىچۈينىڭ "غەربىي رايوندا يېڭى دۆلەتلەرنىڭ خەرىتىسى" ناملىق ئەسىرىدە خاتىرىلەنگەن شىمالىي، ئوتتۇرا، جەنۇبىي يول دەپ ئاتالغان ئۈچ يولنىڭ ئاساسى لېنىيىسى ۋە تۈگۈنلىرى بولغان رايونلار (كاسپى دېڭىزىنىڭ شەرقىي ۋە شىمالىي قىرغاقلىرىدىكى جايلار، ئوتتۇرا ئاسىيا، ئافغانىستان، تارىم ئويمانلىقى، جۇڭغار ئويمانلىقى) تۈرك خاقانلىقىنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە بولۇپ، شۇ چاغدىلا تۈركلەر خەلقئارا سودا يولىنىڭ خوجايىنى ئىدى.

2. شەرق مەلىكىسى توغرىسىدا [تەھرىر]

يېقىنقى يىللاردىن بېرى بەزى ئالىملار (چەت ئەل ئالىملىرىمۇ بۇنىڭ ئىچىدە) قەدىمكى خوتەننىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ھەققىدە مۇلاھىزە يۈرگۈزگەندە تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغان ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" دەيدىغان رىۋايەتنى كۆتۈرۈپ چىقىپ، خوتەنگە بىلەن قۇرۇتنىڭ ئۇرىغىنى شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) نىڭ ئېلىپ كەلگەنلىكى،

ئۇنىڭدىن بۇرۇن خوتەندە پىلىنىڭ يوق ئىكەنلىكىنى سۆزلەيدىغان بولۇپ قالدى. بۇ رىۋايەتلەرنى راستقا ئايلاندۇرۇشقا ئۇرۇنۇۋاتقانلار رەت قىلغىلى بولمايدىغان تارىخى پاكىتلاردىن كۆز يۇمۇپ ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرىقىنى مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى خوتەن خاقانى ۋىجايىا جاۋا (بۇ بۇددا دىنىغا ئېتىقاد قىلىدىغان خوتەن ئۇيغۇرلىرىنىڭ بوددىست ھىندىچە ئىسمى بولسا كېرەك) غا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن ، شۇنىڭدىن كېيىن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقى پەيدا بولغان دېيىشىدۇ.

ئۇلارنىڭ بىرىدىن بىر ئاساسلىنىدىغان دەسمايىسى ، جۇڭگو تارىخىدا ئۆتكەن مەشھۇر بوددىست شۈەنجاڭ (مىلادىنىڭ 602 - يىلى تۇغۇلۇپ 667 - يىلى ئۆلگەن) نىڭ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىدىكى شەرق مەلىكىسى توغرىسىدىكى رىۋايەت.

شۈەنجاڭ ھىندو بۇددىزىمىنى ئۆگىنىش ۋە تەتقىق قىلىش ئۈچۈن ھىندىستانغا بېرىپ 19 يىل (مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 645 - يىلىغىچە) تۇرغان. ئۇ لويانغا قايتىپ كەلگەندىن كېيىن ، ئوتتۇرا ئاسىيا ، ھىندىستاندا كۆرگەن - بىلگەن ، ئاڭلىغانلىرىغا ئاساسلىنىپ "ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" دېگەن ئەسەرنى بىيەنجى دېگەن كىشىنىڭ ياردىمى بىلەن تۈزۈپ چىققان .

"ئۇلۇغ تاڭ دەۋرىدىكى غەربكە ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسەرگە شۈەنجاڭنىڭ ئېيتىپ بېرىشى بويىچە (ھىندى ، تىبەت رىۋايەتلىرى ئاساسىدا) خوتەن خانى ۋىجايىا جاۋاغا ياتلىق بولغان شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) خوتەنگە كېلىدىغان چاغدا باش كىيىمنىڭ ئىچىگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى يوشۇرۇپ چېگرادىن ئۆتكەنمىش. چېگرادىكىلەر مەلىكىنىڭ باش كىيىمىنى تەكشۈرۈشكە جۈرئەت قىلالمىغان. مەلىكە خوتەنگە كەلگەندىن كېيىن پىلىنى ئۆستۈرگەن. بۇنى كۆرگەن ۋەزىرلەر خوتەن خانىغا: بۇ قۇرۇتلارنى كۆيدۈرۈۋېتەيلى ، بولمىسا ئۇ ئەجدىرھاغا ئايلىنىشى مۇمكىن ، دەيدۇ. ئەمما مەلىكە پىلە قۇرۇتىنى يوشۇرۇن ھالدا بېقىپ ئۆستۈرۈپ ئۇنىڭدىن چىققان يىپەكتىن شايى - دۇردۇن توقۇپ ، كىيىم - كېچەك تىكىپ كىيىپتۇ. بۇنى كۆرگەن خوتەن خانى پىلە قۇرۇتىنى ئۆستۈرۈشكە يول قويۇپتۇ.

بۇ رىۋايەتنىڭ تارىخى ئەمەلىيەتكە زادى ئۇيغۇن كەلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلاش ئۈچۈن مىلادىنىڭ 440 - يىلى خوتەن خانىغا ياتلىق قىلىنغان (بولغان) شەرق مەلىكىسى (جۇڭگو مەلىكىسى) پىلە قۇرۇتىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشتىن ئاز دېگەندە 800 يىل بۇرۇن (مىلادىدىن 4 ئەسىر بۇرۇن) خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىقىنىڭ تەرەققىي قىلغانلىقىنى ، ياۋرۇپادىكى رومالىقلارنىڭ خوتەندە توقۇلغان يىپەك ماللارنى ئەتىۋالاپ ، ئۇنىڭدىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكىنى ، شۇ چاغلاردا تېخى جۇڭگودىن چىقىدىغان يىپەك ماللارنى بىلمەيدىغانلىقىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلارنى كەلتۈرۈش ئارقىلىق "خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى شەرق مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىش لازىم.

ئاتالمىش "شەرق مەلىكىسى" توغرىسىدىكى يالغان رىۋايەتنى رەت قىلىش ئۈچۈن قەدىمكى چاغلاردا رومالىقلارنىڭ جۇڭگونىڭ يىپەك ماللىرىنى تېخى بىلمىگەن ۋە ئۇنى كۆرمىگەن چاغدا ، ئەڭ دەسلەپ قايسى خەلقلەر توقىغان يىپەك ماللارنى بىلىدىغانلىقى ۋە ئۇ ماللاردىن كىيىم - كېچەك كىيگەنلىكى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىش ناھايىتى مۇھىم مەسىلە.

قەدىمكى چاغدىكى يۇنان ۋە روما ئالىملىرىدىن كىتئاس (مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن ئۆتكەن) ، سىترا بون (مىلادىدىن 54 يىل بۇرۇن تۇغۇلۇپ مىلادىنىڭ 24 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، خوبلىنوس ۋىيگىلى مارۇ (مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، روما تارىخچىسى فىلوروس

(مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، فىلىپىنى (مىلادىنىڭ 23 - يىلى تۇغۇلۇپ 79 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) ، كىلاۋدى پىتولمى (مىلادىنىڭ 2 - ئەسىرلىرىدە ئۆتكەن) قاتارلىقلار ئۆزلىرىنىڭ يازغان ئەسەرلىرىدە تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يۇرتىنى (خوتەننى ئاساس قىلغان) يۇنان تىلىدا "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) دەپ يېزىشقان.

ياۋرۇپالىقلاردىن تۇنجى قېتىم يىپەك دۆلىتى ("سىرىسلار دۆلىتى") توغرىسىدا مەلۇمات بەرگەن. يۇنان ئالىمى كىستاس بولۇپ ، ئۇ مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن "سىرىسلار دۆلىتى" دېگەن نامنى تىلغا ئالغان.

يۇنان ئالىملىرىدىن سىتىرابون "ساياھەت خاتىرىسى" ناملىق ئەسىرىنى يازغاندا (مىلادىدىن بىر ئەسىر بۇرۇن) ئۇلۇغ ئىستىلاچى ئالىكاندىر ماكىدونىكى (ئىسكەندەر زۇلقەرنەينى) نىڭ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇن ئالەمدىن ئۆتكەن مەشھۇر سەركەردىسى ئۇنىڭسىزىتوسنىڭ خاتىرىسىدىن پايدىلانغان. ھىندىستانغا كەلگەن ئۇنىڭسىزىتوس ئۆزى يازغان خاتىرىدە ئۇيغۇرلارنىڭ ئانا يۇرتى بولغان تارىم ئويمانلىقىنى "سىرىسلار دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") دەپ يازغان. "سىرىسلار دۆلىتى" (يىپەك دۆلىتى) توغرىسىدا يۇنان ۋە روما يازغۇچىلىرى ئىچىدىن مىلا ، پىلىپىنى ، ماركسىللىنوس ، پىتولمى قاتارلىقلارنىڭ بەرگەن مەلۇماتى بىرقەدەر تەپسىلىراق ۋە ئېنىقراق.

روما يازغۇچىسى مىلا "مىلادىنىڭ 50 - يىللىرى ئۆتكەن) ، "ئاسىيانىڭ شەرقىدە ھىندىلار ، سىرىسلىقلار ، سىتسىلىكلەر ياشايدۇ. ھىندىلار بولسا جەنۇبتا ، سىتسىلىكلەر بولسا ئەڭ شىمالدا ، سىرىسلار بولسا مانا شۇ ئىككىسىنىڭ (سىتسىلىكلەر بىلەن ھىندىلار - ئا) ئوتتۇرا قىسمىدا ياشايدۇ... سىرىسلىقلار دۇنيادا تەڭرىنى تېپىلمايدىغان سەمىمى ، سادىق ئادەملەر ، ئۇلار سودا ئىشلىرىغا ئۇستا بولۇپ ، سودا قىلغاندا يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. ماللىرىنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" [1] دەپ يازىدۇ. مىلانىڭ سىرىسلىقلار توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى. ئەمەلىيەتكە دەلىل مۇنداق: ئۇيغۇن كېلىدۇ. بۇنىڭدا ، دىققەت قىلىشقا ئەرزىيدىغان ئۈچ مۇھىم نۇقتا بار. (1) مىلا ئېيتقاندا ، ھىندىستان سىرىسلىقلار (ئۇيغۇرلار - ئا) نىڭ يۇرتى تارىم ئويمانلىقىنىڭ جەنۇبىغا جايلاشقان. [2] مىلا "سىرىسلىقلار سودا قىلغاندا ، يۈزمۇيۈز تۇرۇپ سۆزلەشمەيدۇ. مالنى قۇملۇققا قويۇپ - قويۇپ ، كەينىنى قىلىپ تۇرىدۇ" دەيدۇ. بۇنداق ئەھۋال قەدىمكى چاغلاردا تۈركى خەلقلەردە ئادەتكە ئايلىنىپ كەتكەن "تېلىسز سۇدا" نى كۆرسىتىدۇ. [3] مىلا "سىرىسلىقلار مالنى قۇملۇققا قويىدۇ" دەيدۇ. مىلا ئېيتقان قۇملۇق تارىم ئويمانلىقىدىكى قۇملۇق - چۆلنى كۆرسىتىدۇ. جۇڭگونىڭ ئاساسى تېررىتورىيىسى بولغان ئوتتۇرا تۈزلەڭلىكتە قۇملۇق چۆل يوق. بۇنى جۇغراپىيىدىن ئاددىي ساۋادى بار ئادەملەرنىڭ ھەممىسى بىلىدۇ.

تەبىئەتشۇناس رىم يازغۇچىسى پىلىپىنى "تەبىئەت تارىخى" ناملىق ئەسىرىدە "سىرىس دۆلىتى" ("يىپەك دۆلىتى") توغرىسىدا مەزمۇنى مىلا بەرگەن مەلۇماتقا ئوخشايدىغان مەلۇمات بېرىدۇ. پىلىپىنى مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلارنىڭ ئورمانلىرىدىن يىپەك چىقىدۇ. دۇنياغا مەشھۇر... ئۇلار كىمخاپ ، تاۋاق - دۇردۇن توقۇپ روماغا ئېلىپ بېرىپ ساتىدۇ... سىرىسلىقلار مۇلاھىم ، تارتىنچاق كېلىدۇ." [4] پىلىپىنى يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ، بوي - تۇرقى جەھەتتە ئادەتتىكى ئادەملەردىن ئېگىز ، چاچلىرى قىزىل ، كۆزلىرى كۆك ، ئاۋازلىرى جاراڭلىق كېلىدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ئۇلارنىڭ تىلىنى بىلمەيدۇ. شۇنىڭ ئۈچۈن ئۇلار بىلەن سۆھبەتلىشەلمەيدۇ. چەتتىن بارغانلار ، ماللىرىنى مەلۇم دەريانىڭ شەرقى قىرغىقىغا ئېلىپ بېرىپ ، سىرىسلىقلارنىڭ ماللىرىنىڭ يېنىغا قويىدۇ. ئەسلىدە بېكىتىلگەن باھا بويىچە مال ئالماشتۇرۇلىدۇ." [5] پىلىپىنىڭ مەلۇماتىدىن قارىغاندا ، سىرىسلىقلارنىڭ يىپەك ماللىرى روماغا ئېلىپ بېرىلىپ سېتىلىدىكەن. ئۇنىڭ ئۈستىگە پىلىپىنىنىڭ ، سىرىسلىقلارنىڭ ئېرقى خۇسۇسىيەتلىرى توغرىسىدا بەرگەن مەلۇماتى ناھايىتى يۇقىرى قىممەتكە ئىگە. بۇ ، ئۇيغۇرلارنىڭ

ئاق تەنلىك ئېرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنى ئىسپاتلايدۇ. جۇڭگونىڭ قەدىمكى تارىخچىلىرىمۇ ، ئېرقى جەھەتتىن ئۇيغۇرلارغا بەكمۇ يېقىن بولغان ئويسۇنلارنى "كۆك كۆز ، قىزىل چاچ" [6]دەپ يازغان بولسا ، قىرغىزلارنى "چىرايى ئاق سۈزۈك ، قىزىل چاچ ، كۆزلىرى كۆك" [7]دەپ يازغان. پىلىپىنى ، رىم ئات سۆڭەكلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەيپ - ساپاغا بېرىلىپ تۇرمۇشتا چىرىكلىشىپ ، بايلىقلارنى ھەددىدىن ئارتۇق بىزۇپ - چېچىپ ، ئەخلاقى جەھەتتە بەكمۇ بۇزۇلۇپ كەتكەنلىكى ، ئۇلارنىڭ كىيىدىغان كىيىملىرىنىڭ سىرىسلەر دۆلىتىدىن كېلىدىغان كىمخاپ ئاۋاز - دۇردۇنلاردىن تىكىلىدىغانلىقى ، سىرىسلار دۆلىتىدىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ئۈچۈن رىم تىللىرىنىڭ (ئالتۇن پۇللىرىنىڭ - ئا) سىرىسلىقلارنىڭ قولغا چۈشۈپ كېتىدىغانلىقى توغرىسىدا ھەسرەتلىنىپ مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "دۆلىتىمىزنىڭ تىللىرىدىن ھىندىستان سىرىسلار دۆلىتى ۋە ئەرەپ يېرىم ئارىلى قاتارلىق ئۈچ دۆلەتكە ھەر يىلى ئاز دېگەندە يۈز مىليون سىتىر كىيىس (رىم تىللاسى) ئېقىپ كېتىدۇ. مانا مۇشۇ پۇللار ، دۆلىتىمىزگە ئەلەم بىلەن ئاياللار (ئاق سۆڭەكلەرنى دېمەكچى) نىڭ بۇزۇپ - چېچىپ خەجلىشى ئۈچۈن كېتىدۇ." [8]پىلىپىنىنىڭ "تەبىئەت تارىخى"دىكى مەلۇماتقا ئاساسلانغاندا ، روم ئاق سۆڭەكلىرى ئۆزلىرىنىڭ ئەيشى - ئىشرەت ، كەيپ - ساپالىق تۇرمۇشىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان يىپەك ماللارنى سىرىسلىقلاردىن ئالغان بولسا ، دورا - دەرەمەك ، ئۈنچە - ياقۇتلارنى ھىندىستاندىن ، مەرۋايىتلارنى ئەرەبىستاندىن ئالغان.

يۇقىرىدا ئېيتىلغاندەك ھەر يىلى روم پۇلىدىن يۈز مىليون سىسىستىركىس (رىم تىللاسى) روم ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ ئېھتىياجى ئۈچۈن سىرىسلىقلاردىن سېتىپ ئالىدىغان يىپەك ماللار ، ھىندىستاندىن ۋە ئەرەبىستاندىن ئالىدىغان دورا - دەرەمەك ، ئۈنچە - ياقۇت ، مەرۋايىتلار ئۈچۈن سەرپ بولغان. يونان ئالىمى كىلاۋدى پېتۇلىمى "جۇغراپىيە" ناملىق ئەسىرىدە ، سىرىسلار دۆلىتى (يىپەك دۆلىتى) نىڭ تەبىئى شارائىتى ، قانداق خەلقلەر ياشايدىغانلىقى توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ غەربىي چېگرىسى سىستىيە بولۇپ ، ئۇ ئىمماۋىس [9]تېغىنىڭ سىرتىدا ، شىمالى چېگرىسى نامسىز يەر..... شەرقى چېگرىسى نامسىز يەر.... جەنۇبىي بولسا ، ھىندىستاندىكى گانگى دەرياسىنىڭ شەرقىي قىرغىقى بىلەن چېگرالىنىدۇ." [10]پېتۇلىمى ، سىرىسلار دۆلىتىنىڭ ئەتراپىنى ئوراپ تۇرىدىغان تاغلار توغرىسىدا مۇنداق دەپ يازىدۇ : "سىرىسلار دۆلىتىنىڭ تۆت تەرىپىنى.... تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئىككى چوڭ دەريا ئاقىدۇ. ئۇ دەريالارنىڭ بىرىنچىسى ئۇيغۇرداس () دەرياسى بولۇپ ، ئۇ ئاۋشاتىستان ۋە ئاسمىران () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. دەريالارنىڭ ئىككىنچىسى باۋتس دەرياسى بولۇپ ، ئۇگاسيان () ۋە ئوتتۇرۇ كورخۇس () تېغىدىن ئىبارەت ئىككى مەنبەدىن باشلىنىدۇ. [11] يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىككى دەريانىڭ ئالدىنقىسى ئاقسۇ ياكى قەشقەر دەرياسى ، كېيىنكىسى ياركەنت (زەرەپشان) ياكى قارىقاش دەرياسىدىن باشقا دەريا ئەمەس.

پېتۇلىمى ئۇيغۇرداس دەرياسىنىڭ بويىدا ئۇيغۇرداس دۆلىتى بار دېگەن. پېتۇلىمىنىڭ ئۇيغۇرداس دېگىنى ، دەل ئۇيغۇرلارنىڭ يۇنان تەلەپپۇزىدا ئېيتىلىشى خالاس. يۇنان ئالىمى ماركسىللىنوس (مىلادىنىڭ 380 - يىلى ياشىغان) "تارىخنامە" ئاتىلىق كىتابىدا : "شەرقتە سىرىسلەر ئېلى بار ، ئۇنىڭ ئەتراپىنى ئېگىز تاغلار ئوراپ تۇرىدۇ. بۇ تاغلار بىر تۇتاش سوزۇلۇپ تەبىئى توسۇقنى شەكىللەندۈرىدۇ. سىرىسلار شۇنىڭ ئىچىدە ياشايدۇ. ئۇلارنىڭ يېرى تەكشى ، كەڭتاش ۋە باي. غەربتە سېستىيە بىلەن چېگرالىنىدۇ. شەرقىي بىلەن شىمالدىن ئىبارەت ئىككى تەرىپى چۆللۈك ، تاغلىرىنىڭ ئۈستى (تەڭرى تاغلىرى بىلەن پامىر تاغلىرى كۈزدە تۇتۇلسا كېرەك) يىل بويى قار بىلەن قاپلىنىپ تۇرىدۇ. جەنۇبىي چېگرىسى ھىندى ۋە گانگى دەرياسىغىچە بارىدۇ.... تاغلىرىنىڭ ھەممىسى ئېگىز ، يوللىرى تىك قىيالىق ئەگرى - بۈگرى كېلىدۇ. تاغلارنىڭ ئارىسى تۈزلەڭلىك ،

ئۇنىڭ تېررىتورىيىسى ئىچىدە ئۇيغۇرداس ۋە باۋتسى دەرياسىدىن ئىبارەت ئىككى دەريا ئاقىدۇ... سىرىسلەر ئىچ ياشايدۇ. ھەربىي قورال - ياراق تۇتمايدۇ. زادى ئۇرۇش قىلمايدۇ. مۇلاھىم، ياۋاش، قوشنا دۆلەتلەرنى پاراكەندە قىلمايدۇ. ئىقلىمى مۆتىدىل، ھاۋاسى ساپ، پاكىز، ئاسماندا بۇلۇت كۆپ بولمايدۇ. قاتتىق بوران چىقمايدۇ. ئورمانلىق ئىنتايىن كۆپ، ئورمانلىقتا ماڭسا ئاسماننى كۆرگىلى بولمايدۇ. [12] ماركسىلىنىس يەنە مۇنداق دەپ يازىدۇ: "سىرىسلىقلار ئاددى - ساددا ياشاشقا ئادەتلەنگەن. ئۇلار خالى جايىدا ئولتۇرۇپ كىتاب ئوقۇپ كۈن ئۆتكۈزۈشنى ياخشى كۆرىدۇ. كىشىلەر بىلەن بېرىش - كېلىش قىلىشنى ئانچە ياقتۇرمايدۇ. چەت ئەللىكلەر چېگرادىكى دەريادىن ئۆتۈپ، ئۇ يەرگە يىپەك ياكى باشقا مال ئالغىلى بارسا، كۆزلىرى بىلەن بىر - بىرىگە بېقىشىپلا باھاسىنى توختىتىدۇ. گەپلەشمەيدۇ، ئۇلارنىڭ يەر بايلىقى مول، باشقىلارغا ئېھتىياجى چۈشمەيدۇ." [13] يۇقىرىدا، يۇنان ۋە رىم ئالىملىرىنىڭ خاتىرىلىرىدىن كەلتۈرگەن پاكىتلاردىن تۆۋەندىكى خۇلاسەنى چىقىرىش مۇمكىن:

مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇنقى ۋاقىتتىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلار (يۇنان ۋە رىم) تارىم ۋادىسىدىكى ئۇيغۇرلار ئېلىنى، يىپەك ئىلى (سىرىسلەر ئېلى) دەپ تونىغان.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئورمانلىقىنىڭ تەبىئىي شارائىتى (تاغلىرى، دەريالىرى، ئورمانلىرى، چۆللۈرى، ئېقىمى) ئۇنىڭغا چېگرالىنىدىغان دۆلەتلەر ھەققىدە ئاساسەن توغرا مەلۇمات بەرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى ئەڭ قەدىمكى چاغلىرىدىن تارتىپ ياۋرۇپالىقلارنىڭ تارىم ئويمانلىقىدىكى ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك ماللىرىنى ئىستېمال قىلغانلىقىنى كۈچلۈك پاكىتلار ئارقىلىق ئېنىق ۋە تەپسىلىي چۈشەندۈرگەن.

يۇنان ۋە رىم ئالىملىرى تارىم ئويمانلىقىدا ياشىغان خەلقنىڭ ئۇيغۇر ئىكەنلىكىنى، ئۇلارنى ئۆز نامى بىلەن (ئۇيغۇرداس) ئاتىغاندىن تاشقىرى، ئۇلارنىڭ ئىرقى جەھەتتىن قايسى ئىرققا مەنسۇپ ئىكەنلىكىنىمۇ ئىسپاتلاپ بەرگەن.

ئەگەر، سىرىس ئېلى دەپ ئاتالغان تارىم ئويمانلىقىدا يىپەكچىلىك سانائىتى ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ (مىلادىدىن نەچچە ئەسىر بۇرۇن) تەرەققىي قىلىمىغان بولسا، "جاھاننىڭ مەر - مەر شەھرى" دەپ ئاتالغان رىمدىكى روما ئاق سۆڭەكلىرىنىڭ يۇقىرى سۈپەتلىك يىپەك ماللارغا بولغان ئېھتىياجىنى قامدىيالىمىغان بولاتتى.

ئۇيغۇرلارنىڭ قەدىمكى چاغلاردا، يىپەك توقۇمىچىلىقىدا يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى ئىسپاتلايدىغان پاكىتلار ئاز ئەمەس. ئىچكى ئۆلكىلەردىكى خەنزۇلار يىپەك توقۇمىچىلىقىدا ئۇيغۇرلارنىڭ توقۇمىچىلىقتىكى ئارتۇقچىلىقىدىن ئۈگەنگەنلىكى بۇنىڭغا مىسال بولىدۇ. يېقىنقى يىللاردا، شىنجاڭنىڭ ھەرقايسى جايلىرىدىن 6 - ئەسىردە ئىچكى ئۆلكىلەردە توقۇلغان يىپەك توقۇلمىلار قېزىۋېلىندى. بۇنداق يىپەك توقۇلمىلاردىكى "نەسبەتەن كۆزگە كۆرۈنەرلىك تەرەققىيات شۇ بولغانكى، شۇ چاغلاردا تۈز يوللۇق كىمخاپلاردىن تاشقىرى يەنە قىياش گۈللۈك ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىلغان كىمخاپلارمۇ مەيدانغا كەلگەن، ئارقاقتىن بۇ خىل گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى خەن سۇلالىسى ۋاقتىدىلا (مىلادىدىن بىرنەچچە ئەسىر بۇرۇن شىنجاڭدىكى قېرىنداش مىللەتلەر يۇڭ توقۇمىچىلىق ھۈنرىدە قوللانغان. ئوتتۇرا تۈزلەڭلىك رايونلىرى يىپەك توقۇمىچىلىقتا قوللانغان بۇ خىل توقۇش ئۇسۇلىنى (كىمخاپلارنىڭ ئارقىغىدىن گۈل چىقىرىش ئۇسۇلىنى - ئا) شىنجاڭدىن ئۈگەنگەن بولسا كېرەك." [14] مانا شۇ پاكىت قەدىمكى چاغلاردا ئۇيغۇرلارنىڭ يىپەك توقۇمىچىلىقى ياكى يۇڭ توقۇمىچىلىقىدا بولسۇن يۇقىرى سەۋىيىگە كۆتۈرۈلگەنلىكىنى كۆرسىتىدۇ.

بۇنىڭدىن تاشقىرى ، مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى ، شەرق مەلىكىسى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن شىنجاڭ رايونىدا "يىپەك يوق ئىدى" دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدىغان مۇنداق بىر پاكىتىمۇ بار : يېقىنقى يىللاردا تۇرپان رايونىدا ئېلىپ بېرىلغان ئارخىئولوگىك قېزىشلەر ئارقىلىق "قېزىۋېلىنغان قول يازمىلار ئىچىدە.... مىلادىنىڭ 418 - يىلىدا پىلە قۇرۇتىنى ۋە ئۆزىمە دەرىخىنى ئىجارىگە ئېلىش توغرىسىدا يېزىلغان ھۆججەت ئۇچرىدى." (يادىكارلىق 40 - بەت). مانا بۇ پاكىت ، يىپەك مەلىكىسى ("شەرق مەلىكىسى") مىلادىنىڭ 440 - يىللىرى پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنى رەت قىلىدۇ. قەدىمكى چاغدا خوتەندىلا ئەمەس ، ھەتتا تۇرپان رايونىدىمۇ يىپەكچىلىك تەرەققىي قىلغانىدى.

يۇقىرىدىكى پاكىتلاردىن چىقىرىلغان ئەڭ ئاساسلىق ۋە مۇھىم خۇلاسە ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىدىكى مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى خوتەنگە ئېلىپ كېلىشىدىن بۇرۇن خوتەندە يىپەك توقۇمىچىلىق سانائىتى يوق ئىدى دېگەن يالغان رىۋايەتنىڭ ئۈزۈل - كېسىل رەت قىلىنىشى ، خالاس.

شۇنىمۇ ئېيتىش كېرەككى ، قەدىمكى چاغلاردا جۇڭگودىن باشقا دۆلەتلەرنىڭ ھۆكۈمرانلىرىغا ياتلىق بولغان مەلىكىلەرنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىغا ، ئۇيغۇن خانلىرىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىلىرىنىڭ ئىسىملىرى جۇڭگو تارىخى يىلنامىلىرىغا يېزىلغان. ئەپسۇسكى مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىدە خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان مەلىكىنىڭ ئىسمى جۇڭگونىڭ تارىخى يىلنامىلىرىدا ئۇچرىمايدۇ.

تارىخىي پاكىتلارنىڭ راستلىقىغا ھۆرمەت قىلىنىدىغان بولسا ، تارىخىي پاكىتلار بويىچە ئىسپاتلانمىغان رىۋايەتنىڭ يالغانلىقى ئېتىراپ قىلىنسا ، خوتەنگە پىلە قۇرۇتىنىڭ ئۇرۇقىنى ، خوتەن خانىغا ياتلىق بولغان جۇڭگو مەلىكىسى ئېلىپ كەلگەن دېگەن رىۋايەتنىڭ تامامەن يالغانلىقىنى ئېتىراپ قىلماسلىققا ھېچقانداق بانا - سەۋەب يوق. ھونلارنىڭ ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا بارىدىغان خەلقئارا قاتناش يولىغا ھۆكۈمرانلىق قىلىشى ، جۇڭگو بىلەن غەرب ئەللىرى ئارىسىدىكى تۈرلۈك مۇناسىۋەتلەرنىڭ ئوڭۇشلۇق ئېلىپ بېرىلىشىغا توسقۇن بولغان. شۇنىڭ ئۈچۈن شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى جۇڭگوغا نىسبەتەن گاھ تاقىلىپ ، گاھ ئېچىلىپ تۇراتتى.

مىلادىنىڭ 87 - يىلى ۋە مىلادىنىڭ 101 - يىلى ، ئىران ئەلچىلىرى جۇڭگوغا كەلگەن بولسا ، مىلادىنىڭ 97 - يىلى جۇڭگو ئەلچىسى گەن يىڭ (يۇنى بەنچاۋ ئەۋەتكەن) ئىرانغا بارغان. جۇڭگو بىلەن ئىران ئارىسىدا سودا مۇئامىلىسى توغرىسىدا بېتىم تۈزۈلگەن. تارىخى مەلۇماتلارغا ئاساسلانغاندا مىلادىنىڭ 120 - يىلى رومالىق بىر سېھرىگەر دېڭىز يولى بىلەن ھىندىچىنىغا كېلىپ ، بېرما ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. مىلادىنىڭ 1660 - يىلى روما ئېمپىراتورى ماركۇس ئاۋرېل (مىلادىنىڭ 161 - يىلىدىن 166 - يىلىغىچە ئېمپىراتۇر بولغان) دېڭىز يولى ئارقىلىق جۇڭگوغا ئەلچى ئەۋەتكەن. روما ئەلچىسى دېڭىزدىن ھىندىچىنىغا چىقىپ ۋېيتنام ئارقىلىق جۇڭگوغا كەلگەن. ئەلچى جۇڭگو پادىشاھى خەن خۇئاندى (مىلادىنىڭ 147 - يىلىدىن 167 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) غا پىل چىشى ، كەرەكە مۈڭگۈزى ، ياقۇت قاتارلىق سوۋغاتلارنى ئېلىپ كەلگەن. يۇقىرىدىكى تارىخىي پاكىتلارغا ئاساسلانغاندا ئىراننىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى رومانلىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى (يىپەك ئېلى) دەپ ئاتىغان ئۇيغۇرلار بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتى (بۇنداق مۇناسىۋەت مىلادىدىن 400 يىل بۇرۇن باشلانغان)دىن ئاز دېگەندە ئۈچ ئەسىر (مىلادىدىن 105 يىل بۇرۇن) كېيىن باشلانغان. رومانلىقلارنىڭ جۇڭگو بىلەن ئورناتقان دىپلوماتىك مۇناسىۋىتى (ئەگەر شۇنداق مۇناسىۋەت

مىلادىنىڭ 166 - يىلىدىن باشلانغان بولسا) رومالىقلارنىڭ سىرىسلەر ئېلى بىلەن ئورناتقان يىپەك سودىسى مۇناسىۋىتىدىن تەخمىنەن 600 يىل كېيىن باشلانغان.

پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ ياۋرۇپاغا تارقىلىشى [تەھرىر]

قەدىمكى رىم ئېمپىرىيىسى دەۋرىدە (مىلادىدىن بۇرۇن ۋە كېيىن) يىپەكتىن توقۇلغان كىمخاپ ، شايى تاۋار ، دۇردۇنلارنىڭ ياۋرۇپاغا (ئاساسەن روماغا) تارىم ئويمانلىقىدىكى يىپەك ئېلى (سىرىسلەر ئېلى)دىن بارغانلىقى ، ئاتالمىش "يىپەك مەلىكىسى" رىۋايىتىنىڭ يالغانلىقى توغرىسىدا سۆزلەپ ئۆتتۇم. تۈرك خاقانلىقى دەۋرىدە ئىچكى ۋە تاشقى (خەلقئارا) سودا ئىشلىرى ئەھۋالىنىڭ ئاساسى مەشغۇلاتلىرىدىن بىرى ئىدى. بولۇپمۇ بۇ دەۋردە خەلقئارا سودا ناھايىتى كەڭ مىقياسىدا قانات يايدىغان ئىدى. مىلادىنىڭ 624 - يىلى تۇرپان خانلىقى (مىلادىنىڭ 460 - يىلىدىن 640 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)نىڭ خانى كۈي ۋىنتاي غەربىي تۈرك خانلىقىنىڭ خاقانى تۇن يابغۇ خاقاننىڭ رۇقىستىنى ئېلىپ جۇڭگودىن تاڭ سۇلالىسىنىڭ پادىشاھى لى يەن (مىلادىنىڭ 618 - يىلىدىن 627 - يىلىغىچە پادىشاھ بولغان) گە ئەۋەتكەن سوۋغا - سالاملىرى ئىچىدە شەرقىي رومادىن كەلتۈرۈلگەن كۇچۇكلار ، قارا تۈلكە موينىسى قاتارلىق نەرسىلەر بار ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۈركلەر روما بىلەن قىلغان سودىلىرىدا رومانىڭ نەسىللىك ئىتلىرىنىمۇ ئېلىپ كەلگەن. تۈرك خاقانلىرى دەۋرىدىمۇ ، بۇرۇنقى چاغلارغا ئوخشاشلا ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا ئېلىپ بېرىلىدىغان سودا ماللىرىدىن يىپەك رەختلەر ، دورا - دەرەملەر ، زىبۇ - زىننەت بۇيۇملىرى ، تېرىدىن ئىشلەنگەن ماللار ئاساسى سالماقنى ئىگىلەيتتى.

تۈركلەر يالغۇزلا ياۋرۇپا بىلەن سودا قىلىپ قالماستىن ، جۇڭگو بىلەنمۇ ناھايىتى كەڭ ھالدا سودا ئىشلىرىنى ئېلىپ بارغان. تۈرك خانلىقى تەركىبىدىكى ئوتتۇرا ئاسىيانىڭ مۇھىم خانلىقلىرىدىن سەمەرقەنت خانلىقى ، بۇخارا خانلىقى قاتارلىق خانلىقلار مىلادىنىڭ 627 - يىلىدىن 647 - يىلىغىچە بولغان 20 يىل ئىچىدە جۇڭگوغا توققۇز قېتىم سودا ئەلچىلىرى ئەۋەتكەن. تۈرك خاقانلىقى تەركىبىگە كىرگەن خانلىقلار يېرىم مۇستەقىل ھالدا بولۇپ بەزى خەلقئارا مۇناسىۋەتلەردىكى چوڭ ئىشلارنى قىلىشتا تۈرك خاقاننىڭ رۇخسىتىنى ئالاتتى.

يۇقىرىدا ئېيتىپ ئۆتكىنىمىزدەك ، تۈركلەر بىلەن ئىران ساسانىلار سۇلالىسى ئارىسىدا بىرنەچچە قېتىم ئۇرۇشنىڭ يۈز بېرىشى خەلقئارا سودا يولىغا بولغان ھۆكۈمرانلىقنى تالىشىش ۋە خەلقئارا يىپەك سودىسىدىن كېلىدىغان پايدىنى قولغا كەلتۈرۈش ئۈچۈن بولغان بۇ كۆرەشتە شەرقىي روما بىلەن ئىتتىپاقداشلىق مۇناسىۋىتىنى ئورناتقان تۈركلەر ئۈستۈن چىققان.

ھەر يىلى دېگۈدەك نەچچە ئون مىليونلىغان رىم تىللاسىغا سىرىسلەر ئېلىدىن يىپەك ماللارنى سېتىپ ئېلىشقا خېلىدىن بېرى چىدىمىغان رىم ھۆكۈمرانلىرى (ئېمپىراتۇرلىرى) پىلىدىن يىپەك چىقىرىپ ئۆزلىرىنىڭ ئېھتىياجىغا لازىم بولىدىغان كىمخاپ ، شايى ، تاۋار ، دورىدۇن قاتارلىق يىپەك ماللارنى ئۆزلىرى ئىشلەپچىقىرىش ئۈچۈن باش قاتۇرۇشقان ئىدى.

ئۇلارنىڭ بۇ ئارزۇ - ئۈمىدلىرى تۈرك خانلىقى دەۋرىدە ئەمەلگە ئاشتى. بۇ توغرىدا يۇنان ئالىملىرى مۇنداق مەلۇمات بېرىدۇ : 6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى زوناراس () "تارىخنامە" ناملىق ئەسىرىدە مۇنداق دەپ يازغان ئىدى : "بۇرۇن رومانلىقلار يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى بىلمەيتتى. يىپەكنى پىلە قۇرۇتىنىڭ قۇسىدىغانلىقىنى بىلمەيتتى."

6 - ئەسىرنىڭ ئاخىرىدا ياشىغان يۇنان ئالىمى تىئوخانىس ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ پىلە قۇرۇتى ئۇرۇقىنى قاچان ، نەدىن ، قانداق ھىلە بىلەن ئوغۇرلۇقچە شەرقىي روما ئېمپىرىيىسىنىڭ

(مىلادىنىڭ 395 - يىلىدىن 1451 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) ئىمپىراتورى ئۇلۇغ پوستاننىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئىمپىراتور بولغان) شەرقىي روماغا ئېلىپ بارغانلىقى ۋە شۇنىڭدىن كېيىن شەرقىي رومالىقلار بىلەن قۇرۇتتىن بېقىپ ، يىپەك ماللارنى ئىشلەپچىقىرىشنى يولغا قويغانلىقى توغرىسىدا مەلۇمات بېرىدۇ. تىئوفانىس مۇنداق دەپ يازىدۇ : "ئىمپىراتور پوستاننىڭ ۋاقتىدا ئىرانلىق مەلۇم بىر ئادەم شەرقىي روماغا بىلەن بېقىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىش ئۇسۇلىنى ئۆگەتكەن. ئۇنىڭدىن بۇرۇن شەرقىي رومالىقلار بىلەن بېقىشنى بىلمەيتتى. ھىلىقى ئىسمى نامەلۇم ئىرانلىق سىرىسلەر ئېلىدە (يىپەك ئېلىدە) ئۇزۇن تۇرغان. ئۇ سىرىسلەر ئېلىدىن قايتىپ كېتىدىغان چاغدا بىلەن قۇرۇتتىننىڭ ئۇرۇقىنى يول ماڭغاندا ئىچى كاۋاك ھاسسىنىڭ ئىچىگە يوشۇرۇن جايلاشتۇرغان. ئاندىن كېيىن بىلەن قۇرۇتتىننىڭ ئۇرۇقىنى ئاشۇنداق ئۇستىلىق بىلەن شەرقىي روماغا ئېلىپ كەلگەن. بۇ ئىرانلىق باھار كېلىش بىلەنلا بىلەن قۇرۇتتىننىڭ ئۇرۇقىنى ئۆزىمە يوپۇرمىغىنىڭ ئۈستىگە قويغان ، بىرنەچچە كۈندىن كېيىن بىلەن قۇرۇتى يوپۇرماقنى يەپ چوڭ بولۇپ ، بىر جۈپ قانات چىقارغان ، ئۇچىدىغان بولغان ، رومالىقلار بىلەن بېقىپ ، يىپەك چىقىرىشنى ئۆگەنگەندىن كېيىن پوستان تۈركلەرگە (كونستانتىنپۇلغا - ئىستانبۇلغا كەلگەن تۈرك ئەلچىلىرىگە ئاپتور) رومالىقلارنىڭ بىلەن بېقىپ يىپەك چىقىرىش ئۇسۇلىنى كۆرسەتكەندە تۈركلەر ھاڭ - تاڭ قېلىپ چۇچۇپ كەتكەن ."

تۈركلەر بىلەن شەرقىي روما ئارىسىدىن سودىدا تۈركلەر ئارقىلىق شەرقىي روماغا ئېلىپ بېرىلىدىغان ماللارنىڭ ئىچىدە ئاساسى سالىماقنى يىپەك توقۇلمىلىرى ئىگەللەيدىغانلىقى ، خوتەننى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر يىپەك كىچىلىكىنىڭ ئەڭ قەدىمكى چاغلاردىن تارتىپ دۇنياغا مەشھۇرلىقى ، بىلەن قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ "يىپەك مەلىكىسى" توغرىسىدىكى رىۋايەت بويىچە مىلادىنىڭ 440 - يىلى جۇڭگودىن خوتەنگە كەلتۈرۈلگەنلىكىنىڭ يالغانلىقى ، بىلەن قۇرۇتى ئۇرۇقىنىڭ سىرىسلەر ئېلى (ئاساسەن خوتەن) دىن شەرقىي روماغا ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىق راھىپ تەرىپىدىن مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئوغۇرلۇقچە ئېلىپ بېرىلغانلىقى توغرىسىدىكى پاكىتلارنى يۇقىرىدا بىر - بىرلەپ سۆزلەپ ئۆتتۈم. مېنىڭچە شۇ پاكىتلار يىتەرلىك بولسا كېرەك.

ئاخىرقى سۆز قەدىمكى چاغدىكى ئاسىيادىن ياۋرۇپاغا بارىدىغان خەلقئارا سودا يولى يالغۇزلا ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەر ئارىسىدا ئىقتىسادى جەھەتتە قىممەتلىك تاۋارلارنى ئۆزئارا ئالماشتۇرۇش رولىنى ئويناپلا قالماستىن ، بەلكى مەدەنىيەت جەھەتتە ئاسىيادىكى خەلقلەر بىلەن ياۋرۇپادىكى خەلقلەرنىڭ ئۆزئارا بىر - بىرىنىڭ ئارتۇقچىلىقىنى ئۆگىنىپ شانلىق مەدەنىيەت يارىتىشىمۇ ناھايىتى كۈچلۈك تۈرتكىلىك روللارنى ئوينىغان. خەلقئارا سودا يولىدا سودا كارۋانلىرى ، ئەلچىلەر ، سەيياھلار غەربتىن شەرققە ، شەرقتىن غەربكە مۆكىدەك ئۆتۈشۈپ تۇراتتى. بەزىدە بولسا تاجاۋۇزچىلىق مەقسىتى بىلەن سەپەرۋەر قىلىنغان تۈمەنلىگەن قوشۇنلارمۇ سودا ئەلچىسى ياكى ئاددى سودىگەر قىياپىتىگە كىرىۋالغان جاسۇسلارمۇ قاتناپ تۇراتتى. غەرب بىلەن شەرق ئوتتۇرا ئاسىيا ئارقىلىق تۈۋار ئالماشتۇرۇش ئىشلىرىنى يۈرگۈزگەندىن تاشقىرى ، مەخپىي ئاخبارات يىغىش ئىشلىرىنى قىلاتتى. باشتا ئېيتىپ ئۆتكۈنىمىزدەك مىلادىنىڭ 550 - يىللىرى ئىسمى نامەلۇم بىر ئىرانلىقنىڭ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن بىلەن قۇرۇتتىننىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ مەخپىي ھالدا شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىپ يىپەك ئىشلەپچىقىرىشىدا ھۆكۈم سۈرگەن نەچچە مىڭ يىللىق سىرنىڭ ئىشىكىنى ئېچىپ تاشلىغان. شۇ ئىرانلىق بىلەن قۇرۇتتىننىڭ ئۇرۇقىنى شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بېرىشتىن بۇرۇن شەرقىي روما ئىمپىراتورى ئۇلۇغ پوستان (مىلادىنىڭ 527 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ئىمپىراتور بولغان) بىلەن شۇ مەسىلە توغرىسىدا سۆزلەشكەن. پوستان ئەگەر ئىرانلىق راھىپ بىلەن قۇرۇتتىننىڭ ئۇرۇقىنى سىرىسلەر ئېلىدىن ئوغرىلاپ ئېلىپ كېلىدىغان بولسا ئۇنىڭغا ناھايىتى قىممەت باھالىق ئىنتام (مۇكاپات) بېرىدىغان بولغان.

ئېھتىمال ئىرانلىق راھىپ خىرىستىئان مۇرىدى بولغانلىقى ، پوستىئاندىن ئالدىغان قىممەت باھالىق ئىنئامغا قىزىققانلىقى ئۈچۈن ، سىرىسلەر ئېلىدىن بىلە قۇرۇتنىڭ ئۇرۇقىنى ئوغرىلاپ شەرقىي روماغا يەتكۈزۈپ بەرگەن. مانا مۇشۇ ۋەقەدىن تەخمىنەن 140 يىل بۇرۇن (مىلادىنىڭ 424 - يىلى) غەربنىڭ سۈزۈك ، رەڭلىك شىشە ياساشتىكى مەخپىي سىرىنى ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) جۇڭگوغا بىلدۈرۈپ قويغان ، ئۇنىڭدىن بۇرۇن خەنزۇلار رەڭلىك شىشە ياساشنى بىلمەيتتى. ئۇلار رەڭلىك شىشەنى ناھايىتى يۇقىرى باھادا غەربتىن (سۈرىيىدىن) سېتىپ ئېلىشقا مەجبۇر ئىدى. شۇنىڭ ئۈچۈن خەنزۇلار ئۇزۇندىن بېرى رەڭلىك شىشە ياساشنىڭ سىرىنى غەربتىن بىلىپ ئېلىشقا ئۇرۇنۇپ كەلگەنىدى. بۇنداق ئۇرۇش مىلادىنىڭ 424 - يىلى ياۋچىلارنىڭ ياردىمى بىلەن ئەمەلگە ئاشتى.

بۇ ئىشقا مۇناسىۋەتلىك تارىخى پاكىتلار مۇنداق : "شىمالى سۇلالىلەر تارىخى"دىكى خاتىرىگە ئاساسلانغاندا شىمالى ۋېي خانلىقى (مىلادىنىڭ 386 - يىلىدىن 534 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) نىڭ خانى تۇباتاۋنىڭ ۋاقتىدا (مىلادىنىڭ 424 - يىلىدىن 452 - يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 424 - يىلى ئۇنىڭ پايتەختىگە كەلگەن ئاق ھون سودىگەرلىرى (ئۇلۇغ ياۋچىلار) تاغدىن دورا ئېلىپ كېلىپ ئۇنى ئېرىتىپ رەڭلىك شىشە ياسىغان. بۇ كىشىلەر غەربنىڭ رەڭلىك شىشەلىرىدىنمۇ ياقتۇراق ، چىرايلىق چىققان. بۇنداق رەڭلىك شىشەنى كۆرگەنلەر ھەيران قېلىشىپ ئىلاھى شىشەلەر دېيىشكەن. ئاق ھون سودىگەرلىرى رەڭلىك شىشە ياساشنى خەنزۇلارغا ئۆگەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ سۈرىيە ، يۇنانلىقلارنىڭ رەڭلىك شىشەنى مونوپولىيە قىلىۋېلىش ھوقۇقى پاچاقلىنىپ كەتكەن. قەدىمكى تارىخىي پاكىتلار بويىچە ھۆكۈم قىلغاندا بىرەر مىللەت ياكى خەلقنىڭ ئىجاد قىلغان بىر خىل تېخنىكىسى غەرب ئەللىرىدە پۈتۈنلەي قەتئىي مەخپىي ئىدى. شۇنىڭغا قارىغاندا تۇباتاۋ شىمالى ۋېي خاندانلىقىنىڭ پايتەختى داتۇڭغا كەلگەن سودىگەرلەرنىڭ رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى بىلىدىغانلىقىنى بىلىپ قالغان بولسا كېرەك. ئەگەر ئەھۋال بىزنىڭ قىياسىمىزدىكىدەك بولىدىغان بولسا ، ئۇ چاغدا تۇباتاۋ ئاق ھون سودىگەرلىرىگە نىسبەتەن بېسىم كۈچ ئىشلىتىپ ئۇلارنى رەڭلىك شىشە ياساش تېخنىكىسىنى ئۆگىتىشكە مەجبۇرلىغان ياكى ناھايىتى يۇقىرى باھالىق بەدەل بېرىشكە ۋەدە قىلىپ ئالدىغان بولۇشى مۇمكىن. يۇقىرىدا تىلغا ئېلىنغان ئىرانلىق راھىپ بىلەن ئاق ھون (مىلادىنىڭ 420 - يىلىدىن 565 - يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) سودىگەرلىرى ماددى مەدەنىيەت ئىچىدە ناھايىتى ئېسىل قىممەتلىك بولغان يىپەك بىلەن رەڭلىك شىشەنى ئىشلەپچىقىرىشنىڭ سىرلىرىنى بىلمەيدىغانلارغا مەلۇم قىلىپ قويغان مەدەنىيەت ئوغرىلىرى ، جاسۇسلىرى بولسىمۇ ، مەلۇم نۇقتىدىن قارىغاندا ئۇلار شەرقىي روما بىلەن جۇڭگونىڭ ماددى مەدەنىيىتىنى يۈكسەلدۈرۈشتە ناھايىتى چوڭ رول ئوينىغان.

خەنزۇلار ئۇيغۇرلاردىن ۋە ئۇيغۇرلار ئارقىلىق ماددى ۋە مەنىۋى مەدەنىيەتكە دائىر نۇرغۇن ئېسىل قىممەتلىك بابلىقلارغا ئىگە بولغان. جاڭ چيەن مىلادىدىن 115 يىل بۇرۇن ئوتتۇرا ئاسىياغا ئىككىنچى قېتىم كېلىپ كەتكەندىن كېيىن ، ئۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن ئۈزۈم ۋە بىدە ئېلىپ كەتكەن. ئۈزۈم بىلەن بىدە پادىشاھ خەنزۇدىن ناھايىتى قەدىرلەپ ، ئېتىبار بېرىشكە ئېرىشكەن. پادىشاھ ئوردىسىنىڭ ئەتراپىدا ئۈزۈملۈك باغلار ، بىدىلىكلەر پەيدا بولغان. بولۇپمۇ بىدە ئاتنىڭ ئاساسلىق يەم - خەشەكلىرىدىن بىرى بولۇپ ، ئات بېقىشقا ناھايىتى مۇھىم ئورۇندا تۇراتتى. شۇ چاغلاردا خەنزۇدى ھونلار بىلەن بولىدىغان ئۇرۇشلاردا ئاتلىق قوشۇننىڭ ناھايىتى مۇھىملىقىنى چوڭقۇر ھېس قىلغان. ئۇ جەڭ ئاتلىرىنى كۆپلەپ ئۆستۈرۈشكە ئالاھىدە كۆڭۈل بۆلۈۋاتقان ئىدى. جاڭ چيەن ئوتتۇرا ئاسىيادىن قايتىشىدا ئۈزۈم بىلەن بىدەدىن باشقا يەنە زىغىر ، قارامۇچ ، پىياز ، تۇرۇپ ، قوغۇن ، تاۋۇز ، كاۋا قاتارلىقلارنىڭ ئۇرۇقىنىمۇ ئېلىپ كەتكەن. شۇنىڭدىن باشلاپ ئاشۇ نەرسىلەر جۇڭگودا تېرىلىشقا باشلىغان. دەل شۇ چاغدا ياڭاق بىلەن ئانار كۆچىتىمۇ ئۇيغۇرلار يۇرتىدىن

ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەن. خەنزۇلار مىلادىنىڭ 5 - ئەسىرىگىچە پاخىدىن رەخ ئىشلەپچىقىرىشنى بىلمەيتتى. پەقەت 5 - ئەسىردىلا كېۋەز ئۇرۇقى (چىگىت) تۇرپاندىن ئىچكىرىگە كەلتۈرۈلگەندىن كېيىنلا پاخىتا رەخت ئىشلەپچىقىرىش باشلانغان. ئۇنىڭغىچە خەنزۇلار پاخىتا رەختلەرنى ئوتتۇرا ئاسىيادىن ۋە باشقا مەملىكەتلەردىن ئېلىپ كېلەتتى. قەدىمكى چاغلاردا قۇنقاۋ، پىپا، بالابار قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى ئىراندىن جۇڭگوغا كىرگەن بولسا، داپ، نەي، سۇناي قاتارلىق مۇزىكا ئەسۋابلىرى، ئوتتۇرا ئاسىيادىن (ئۇيغۇرلاردىن) كىرگەن. بولۇپمۇ سۈي سۇلالىسى (581 - 618)، تاڭ سۇلالىسى (618 - 907) دەۋرىدە ئۇيغۇرلار جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ تەرەققىياتىغا ئۆچمەس تۆھپىلەرنى قوشقان. مىلادىنىڭ 579 - يىلى كۆك تۈرك خانلىقىنىڭ بىكە (مەلىكە) لىرىدىن ئاسىنا بىكە، شىمالى جۇ سۇلالىسى (557 - 581) نىڭ خانى جۇشۇەندىغا ياتلىق قىلىنغاندا، تۈرك خاقانلىقىنىڭ پايتەختى ئۇتۇ كۈندىن چاڭئەنگە (شىئەنگە) ئاسىنا بىكە بىلەن بىللە سۇجاۋا ئاتلىق مەشھۇر مۇزىكا ئۇستازىمۇ كەلگەن. ئۇ كۇچارلىق بولۇپ، سۈي سۇلالىسى ۋاقتىدا (581 - 618) چاڭئەندە ئۇزۇن مۇددەت تۇرغان. سۇجاۋا شۇ مەزگىلدە، جۇڭگو مۇزىكا سەنئىتىنىڭ بەكمۇ تۆۋەن، نامراتلىقىنى نەزەردە تۇتۇپ جۇڭگو مۇزىكىچىلىقىنىڭ مەزمۇنىنى بېيىتىش، ئۇنىڭ سەنئىتىنى ناھايىتى يۇقىرى كۆتۈرۈش ئۈچۈن مۇكەممەل بولغان توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلغان. ئۇلار تۆۋەندىكىچە:

كۇچار مۇزىكىسى

قەشقەر مۇزىكىسى،

بۇخارا مۇزىكىسى

سەمەرقەنت مۇزىكىسى

غەربىي لياۋ مۇزىكىسى

ھىندى مۇزىكىسى،

كۈرىيە مۇزىكىسى،

چىڭ مۇزىكىسى،

لى خۇا مۇزىكىسى.

بۇنىڭ ئىچىدە چىڭ مۇزىكىسى بىلەن لى خۇا مۇزىكىسى جۇڭگونىڭ ئەنئەنىۋى مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن باشقا يەتتە خىل مۇزىكىنىڭ ئىچىدىن ھىندى مۇزىكىسى بىلەن كۈرىيە مۇزىكىسىنى ھېسابقا ئالمىغاندا، قالغان بەش خىل مۇزىكا كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى.

سۇجاۋا پىپا چېلىشقا ناھايىتى ئۇستا بولۇپ، شۇ چاغدا جۇڭگودىن ئۇنىڭغا تەڭ كەلگەندەك بىرەر مۇزىكانت چىققان ئەمەس. شۇڭا ئۇ مۇزىكا ئۇستازى دېگەن ھۆرمەتلىك نامغا ئىگە بولغان.

جۇڭگو تاڭ سۇلالىسى دەۋرىگە كەلگەندە (618 - 907) سۇجاۋا يارىتىپ بەرگەن توققۇز يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئاساسىدا 640 - يىلى 10 يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسىنى بەرپا قىلدى. بۇلار تۆۋەندىكىچە: 1. كۇچار مۇزىكىسى، 2. قەشقەر مۇزىكىسى، 3. تۇرپان مۇزىكىسى، 4. غەربىي لياۋ مۇزىكىسى، 5. بۇخارا مۇزىكىسى، 6. سەمەرقەنت مۇزىكىسى، 7. كامبۇدزا مۇزىكىسى، 8. كۈرىيە

مۇزىكىسى ، 9. يەن مۇزىكىسى ، 10. چىڭ شاڭ مۇزىكىسى. مانا شۇ ئون يۈرۈش مۇزىكا سېستىمىسى ئىچىدە ئالتە خىل مۇزىكا (بۇنىڭغا تۇرپان مۇزىكىسى قوشۇلغان) كۇچار مۇزىكىسىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭ ئىچىدىكى غەربىي لياۋ مۇزىكىسىمۇ مەلۇم دەرىجىدە خەنزۇ مۇزىكىسىنىڭ تەسىرىگە ئۇچرىغان ھون مۇزىكىسى بولۇپ ، قەدىمكى ئۇيغۇر مۇزىكىسى ئىدى. بۇنىڭدىن تاشقىرى كۇچار ئۇسۇلىنى ئاساس قىلغان ئۇيغۇر ئۇسۇل سەنئىتىمۇ ، ئۇيغۇر مىللى ھەيكەلتاراشلىقى بىلەن رەسسامچىلىقنىڭ ئەنئەنىۋى ئالاھىدىلىكلىرىنى ئاساس قىلغان بۇددا سەنئىتىمۇ (ئاساسەن ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق) خەنزۇلارنىڭ ھەيكەلتاراشلىق ۋە رەسساملىق سەنئىتىگىمۇ كۈچلۈك تەسىر قىلغان. بۇنىڭغا دۇڭخۇاڭ مىڭ ئۆيىدىكى ھەيكەللەر ، تام سىزما رەسىملىرى ئىسپات بولىدۇ. شۇنىمۇ ئېيتىپ ئۆتۈش كېرەككى ، 7 - ئەسىرنىڭ باشلىرىدا خوتەنلىك ئۇيغۇر رەسسامى يۇچىزىڭ تاڭ سۇلالىسى پادىشاھى لى شىمىننىڭ (627 - 649) تەكلىۋىگە بىنائەن شىئەنگە كېلىپ ساكيامۇننىڭ تىپىك سۈرىتىنى سىزىپ بەرگەن. جۇڭگو رەسساملرى بۇددا رەسسامچىلىقىدىكى رەسىم سىزىش سەنئىتىنى ۋە غەرب ئەللىرىدىكى كىشىلەرنىڭ رەسىمىنى سىزىش سەنئىتىنى ئۇنىڭدىن ئۆگەنگەن. چۈنكى يۇچىزىڭ رەسسامچىلىقتا (غەرب ئۇسلۇبىدىكى رەسسامچىلىقتا) تەڭدىشى يوق رەسسام ئىدى. جۇڭگونىڭ قەدىمكى چاغدىكى مەنىۋى مەدەنىيەتنىڭ (يەنسەپە بىلەن ئەدەبىياتنىڭ) بېيىشى ۋە يۈكسۈلۈشىنى ئۇيغۇرلارنىڭ قوشقان ئۆچمەس تۆھپىسىدىن ئاجرىتىپ قاراش تولىمۇ بىمەنلىك بولىدۇ. بۇددا دىنى ئەڭ دەسلەپ جۇڭگوغا تارقىلىشتىن بۇرۇن ئۇيغۇرلار ئارىسىدا يىلتىز ئارتقان ئىدى. ئۇيغۇرلار ئىچىدىن چىققان مەشھۇر بۇددىست ، راھىبلار 3 - ئەسىردىن باشلاپ بۇددا دىنىنى جۇڭگوغا تونۇشتۇرۇشقا كىرىشكەن. بۇنىڭغا كۇچارلىق ئۇلۇغ بۇددىست پەيلاسۇپ ۋە مەشھۇر تەرجىمان ، شائىر كوماراجىۋانى مىسال كەلتۈرۈش يېتەرلىك. كوماراجىۋا (مىلادىنىڭ 344 - يىلى تۇغۇلۇپ 431 - يىلى ئالەمدىن ئۆتكەن) كىچىك ۋاقتىدا دادىسىغا ئەگىشىپ ھىندىستانغا بارغان. ئۇ ھىندىستاندا كۆپ يىللار تۇرۇپ بۇددىزم ئەقىدىلىرىنى تىرىشىپ ئۆگەنگەن. شۇ چاغلاردا بۇددىزم تەلىماتىدا ماخىيانا ۋە خىنيانانا دەپ ئاتىلىدىغان چوڭ ئىككى مەزھەپ ، ئىككى ئېقىم بار ئىدى. كوماراجىۋا بۇ ئىككى چوڭ مەزھەپ ئىچىدىن خىنيانانا مەزھىپىنى قوبۇل قىلغان. ئۇ ھىندىستاندىن قايتىپ كېلىۋاتقان چاغدا قەشقەردە شورى ئاساما ئاتلىق بۇددا راھىپىغا يولۇققان ۋە ئۇنىڭدىن ماخىيانا مەزھىپىنى ئۆگىنىپ بۇرۇن قوبۇل قىلغان خىنيانانا مەزھىپىدىن ۋاز كەچكەن. كوماراجىۋا قەشقەردىن ئۆتۈپ ئاقسۇغا كەلگەندە ئاجايىپ بىر راھىپقا يولۇققان ، ئۇ راھىپ ئۆزىنى دۇنيادا تەڭداشسىز راھىپ ھېسابلاپ ھەمىشە ماختىنىپ : "ئەگەر بۇددا ئەقىدىلىرى بويىچە بىرەر كىشى مەن بىلەن مۇنازىرىلىشىپ مېنى يېڭىدىغان بولسا ئۇنداق كىشىگە بېشىمنى كېسىپ بېرىمەن" دەيدىكەن. كوماراجىۋا شۇ راھىپ بىلەن مۇنازىرىلىشىپ ئۇنى يېڭىپ قويدۇ. بۇ ۋەقە غەربتىكى بۇددا دۇنياسىنى زىلزىلىگە كەلتۈرىدۇ. كوماراجىۋانىڭ داڭقى غەرب ئەللىرىگە تارقىلىدۇ. بۇ ۋەقەدىن كۇچار خانى ناھايىتى چوڭ پەخىرلىنىش ھېس قىلىپ كوماراجىۋانىڭ ئالدىغا - ئاقسۇغا كېلىپ ئۇنى ئىززەت - ھۆرمەت بىلەن كۇچارغا ئېلىپ كېتىدۇ. كوماراجىۋانى كۇچار دۆلىتىنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكاللايدۇ. تارىختىن خەۋرى بار كىشىلەرگە مەلۇم بولغاندەك كوماراجىۋا مەلۇم سەۋەبلەر بىلەن مىلادىنىڭ 385 - يىلى ھازىرقى گەنسۇنىڭ ئوۋبىغا كەلگەن. ئۇ شۇ جايدا 15 يىل تۇرغان. كوماراجىۋا شۇ مەزگىلدە خەنزۇ يېزىقىنى (تىلىنى) پۇختا ، مۇكەممەل ، چوڭقۇر ئۆگەنگەن. شۇ چاغدىكى جۇڭگو تارىخىدا "ئىككى چىن سۇلالىسى" بىلەن "شىمالى ۋە جەنۇبى سۇلالىلەر دەۋرى" دەپ ئاتالغان ناھايىتى قالايمىقان (ئاساسەن ئۇرۇش قالايمىقانچىلىقى) بىر دەۋر ئىدى. جۇڭگودىكى بەزى خانلىقلارنىڭ ئالىي ھۆكۈمرانلىرى بۇددا دىنىنىڭ نادان ، ساددا خەلقلىرىنى ئاسانلا ئالداپ كېتەلەيدىغان پاسسىپ ئىدىيىسىدىن پايدىلىنىپ خەلقنى بىخۇتلاشتۇرۇپ ئۆزلىرىگە قارشى چىقمايدىغان يۇۋاش پۇقرالارغا ئايلاندۇرۇش ئۈچۈن ھىچنەرسىگە قارىماي بارلىق تىرىشچانلىقلارنى كۆرسىتىپ ، بۇددا دىنىنى

تەشەببۇس قىلىۋاتقان ئىدى. بۇددا دىنىغا كۈچلۈك تەرىپدار بولغان كېيىنكى چىن خانلىقى (384 – 417) نىڭ خانى ياۋشىيىن (مىلادىنىڭ 394 – يىلىدىن 415 – يىلىغىچە خان بولغان) مىلادىنىڭ 401 – يىلى كوماراجىۋانى تەكلىپ قىلىپ شىئەنگە ئېلىپ كەلگەن ۋە ئۇنى دۆلەتنىڭ پىرى ئۇستازى دەپ جاكارلىغان. ياۋشىيىننىڭ يارىتىپ بەرگەن كەڭ ئىمكانىيىتىدىن پايدىلانغان كوماراجىۋا شىئەندىكى مەشھۇر بۇددا ئىبادەتخانىلىرىنىڭ بىرىدە 3000 شاگىرتقا بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس بەرگەن. ياۋشىيىن دائىم ئىبادەتخانىغا بېرىپ ئۇنىڭ دەرسىنى ئاڭلىغان. كېيىنكى چاغلاردا ئۇنىڭ شاگىرتلىرىدىن بىرقانچىسى "دانىشمەن – ئەۋلىيا" دېگەن نامغا ئىگە بولغان. كوماراجىۋا شىئەندە بۇددا ئەقىدىلىرىدىن دەرس ئۆتكەندىن تاشقىرى بۇددا نامىلاردىن 384 جىلىدىلىق 74 پارچە كىتابنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. بۇنىڭدىن باشقا بەدىئىلىكى ناھايىتى كۈچلۈك بولغان بۇددا رىۋايەتلىرىدىن ناھايىتى نۇرغۇن ئەسەرلەرنى قەدىمكى ھىندى تىلىدىن خەنزۇچىغا تەرجىمە قىلغان. ئۇنىڭ قولىدىن چىققان تەرجىمە ئەسەرلەرنىڭ تىلى بەكمۇ راۋان، مەزمۇنى چوڭقۇر بولسىمۇ، چۈشىنىشلىك بولغان. كوماراجىۋانىڭ دىن، پەلسەپە، ئەدەبىيات ساھەسىدىكى پائالىيىتى جۇڭگو بۇددىزم پەلسەپىسىنىڭ ۋە ئەدەبىياتىنىڭ تەرەققىياتىغا ناھايىتى كۈچلۈك تەسىر كۆرسەتكەن. شۇنىڭ ئۈچۈن، ئۇ، ئۇلۇغ بۇددىست، پەيلاسوپ، داڭلىق تەرجىمان، تالانتلىق شائىر دېگەن نامغا ئىگە بولغان. خۇلاسە قىلىپ ئېيتقاندا، قەدىمكى چاغدىن تارتىپ 15 – ئەسىرگىچە (ئۇلۇغ ساياھەتچى ماگېلان غەرب بىلەن شەرق ۋە شەرق بىلەن غەرب ئارىسىدىكى دېڭىز، ئوكيان يولىنى ئاچقۇچى) ئاسىيا بىلەن ياۋرۇپا ئارىسىدىكى خەلقئارا قاتناش يولى (ئاتالمىش يىپەك يولى) يالغۇزلا غەرب بىلەن شەرق ئەللىرى ئارا سودا ئارقىلىق ئىقتىساد ئالماشتۇرۇش يولى بولۇپلا قالماستىن، مەدەنىيەت ئالماشتۇرۇش ئارقىلىق شەرق ئەللىرى بىلەن غەرب ئەللىرىنىڭ قەدىمكى ئەنئەنىۋى مىللى مەدەنىيىتى ئاساسىدا شانلىق، يۈكسەك مەدەنىيەت يارىتىشىدا ئالتۇن كۆۋرۈكلۈك رول ئوينىغان. بولۇپمۇ بۇ ئۇلۇغ تارىخىي مۆجىزىدە ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئاساسى (ئۆگىتىش ۋە تونۇشتۇرۇش جەھەتتە) رولىنى ئوينىغان.

ئوتتۇرا ئاسىيا خەلقلىرى ئۆز تارىخىنىڭ ئۇزاق داۋام قىلغان قەدىمكى باسقۇچلىرىدا ئىران، ئەھمەنلار سۇلالىسى (مىلادىدىن 700 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 328 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، گىرىك باكتىرىيە پادىشاھلىقى (مىلادىدىن 250 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، ياۋچىلار دۆلىتى بولغان توخارىستان (مىلادىدىن 150 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، كوشات ئېمپىرىيىسى (مىلادىدىن 50 يىل بۇرۇنقى چاغدىن تارتىپ مىلادىنىڭ 420 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن)، ئاق ھون ئېمپىرىيىسى (مىلادىنىڭ 420 – يىلىدىن 565 – يىلىغىچە ھۆكۈم سۈرگەن) قاتارلىق دۆلەتلەرنىڭ قەدىمكى چاغدىكى شانلىق مەدەنىيىتىنى يارىتىشىدا قاتناشقان بولسا، تۈرك خانلىقى دەۋرىدىكى (552 – 745) ناھايىتى يۈكسەك مەدەنىيەتنى ياراتقۇچىلار قاتارىدىن ئۈستۈن ئورۇن ئالغان ئىدى.